(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

ماہنامہ

انصاراللہ

نحن انصار اللہ

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

Majlis Ansarullah

CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

فروری 2015ء/ربیع الثانی، جمادی الاوّل 1436ھ تبلیغ 1394ہش

مجلس عاملہ انصاراللہ مقامی ربوہ سال 2014ء صدر مجلس انصاراللہ کے ہمراہ

اس شمارہ میں

- خدانما وجود
- افواہ سازی سے بچئے
- اے میرے زخموں کے مرہم......
- 20رفروری......
- جماعتی بیداری کیلئے جماعتی رسائل کی اہمیت
- ذکرِ خیر محترم سید عبدالحی شاہ صاحب
- استقامت
- ایک ایمان افروز واقعہ

مکرم امتیاز احمد صاحب

آپ کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’سادہ طبیعت کے مالک۔ خلافت سے انتہائی محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ پنجوقتہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ بڑا دھیما مزاج تھا۔ ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے۔ ان میں ہمیشہ معاف کرنے کی صفت تھی‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 8؍اگست 2014ء)

جنہیں **14؍جولائی 2014ء** کو نواب شاہ میں قربان کر دیا گیا

مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب

آپ کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے، باجماعت نمازی تھے، نفل پڑھنے والے تھے، درود پڑھنے والے تھے، ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے، درگزر سے کام لیتے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے اور بڑے باوقار اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ سنتالیس سال عمر تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 24؍اکتوبر 2014ء)

جنہیں **22؍ستمبر 2014ء** کو میرپور خاص میں قربان کر دیا گیا

مکرم لطیف عالم بٹ صاحب

آپ کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’مرحوم ہمیشہ جماعتی خدمت کے لئے تیار رہتے اور جو کام بھی سپرد کیا جاتا اسے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے۔ کبھی انکار نہیں کرتے تھے...... مرحوم بہت مہمان نواز تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور عشق کا تعلق، اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نماز جمعہ کا بڑا خیال رکھتے تھے‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 7؍نومبر 2014ء)

جنہیں 15؍اکتوبر 2014ء کو کامرہ (اٹک) میں قربان کر دیا گیا

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ماہنامہ انصاراللہ

● فروری 2015ء۔ ربیع الثانی، جمادی الاول 1436ھ۔ تبلیغ 1394ہش ● جلد 47 شمارہ 02 ● ایڈیٹر: محمود احمد اشرف

فہرست

● خدا نما وجود	4	● محترم سید عبدالحی شاہ صاحب	27
● منکرین الہام کامل توحید سے بے نصیب ہیں	6	● ایک ایمان افروز واقعہ	28
● آخرت کی یاد	7	● استقامت	29
● وَاُعْطِيْتُ رُعْباً عِنْدَ صَمْتِيْ مِنَ السَّمَا	8	● شذرہ	33
● ہست داروئے دل کلام خدا	9	● فرسٹ ایڈ باکس	34
● اے میرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دل فگار	10	● 2014ء میں ماہنامہ انصاراللہ کیلئے مساعی	36
● 20 فروری۔ پیشگوئی مصلح موعود	11	● حیات طیبہ کے وارث	38
● افواہ سازی سے بچیئے	18	● اعلانات	38
● رفیق حضرت میاں اللہ رکھا صاحب آف ترگڑی	21	● ایک حادثہ	39
● ضلع ساہیوال کا مختصر تاریخی پس منظر	24	● جماعتی میٹنگز میں شمولیت کی اہمیت	39
● جماعت کو بیدار رکھنے کیلئے جماعتی رسائل کو پڑھنا	26	● مجالس انصاراللہ کی مساعی	40

فون نمبر 047-6212982
فیکس 047-6214631
مینیجر 0336-7700250
ویب: ansarullahpk.org
قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org
دفتر: ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر
سالانہ چندہ: 300 روپے
فی پرچہ: 25 روپے

اداریہ

خدا نما وجود

قرآن کریم نے انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت الٰہی کو قرار دیا ہے۔اس مقصد کو احسن رنگ میں حاصل کرنے کے لئے انسان معرفت الٰہی کا محتاج ہے۔عبادت کے وسیع مفہوم کو جانتے ہوئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ عبودیت کا حق معرفت الٰہی کے بغیر کما حقہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔یعنی جس خدا کو شناخت ہی نہ کیا گیا ہو اس کی عبادت کیونکر کی جا سکتی ہے۔خالق کو پہچانتے ہوئے مخلوق کا اس کے سامنے سر جھکانا تخلیق کا اعلیٰ ترین مقصد ہے۔مگر اس مقصد کا حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔انسان قدم قدم پر اپنی زندگی کے بہت سے دیگر مقاصد ٹھہرا لیتا ہے۔سچ تو یہ ہے کہ بادی النظر میں یہ ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ مقصد بہت بلند ہے اور انسان ایک بہت ہی عاجز اور بے بس مخلوق ہے۔اس کی جسمانی آنکھیں مادی اشیاء کو بھی دیکھنے کی ذاتی صلاحیت نہیں رکھتیں جب تک کہ خارجی روشنی میسر نہ ہو۔پھر اس کو وہ روحانی آنکھ کیونکر نصیب ہو سکتی ہے جو کائنات کی لطیف ترین ہستی یعنی خدا تعالیٰ کو دیکھ سکے۔آنکھیں یقیناً اس تک نہیں پہنچ سکتیں۔سوال یہ ہے کہ کیا پھر حقیقی روحانیت یعنی معرفت الٰہی کا حصول ناممکن ہے۔بہت خوشی کی بات یہ ہے کہ وہ خدا جو ہماری جسمانی ضروریات کے لئے تمام سامان مہیا کرتا ہے اسی خدا نے انسان کی تمام روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے اسباب بھی پیدا فرمائے ہیں۔جب خدا تعالیٰ نے تخلیق انسانی کا مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت کو قرار دیا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ اس نے اپنی ذات کی شناخت کے لئے سامان نہ مہیا کیا ہو۔وہ شناخت جس پر انسان کی روحانی زندگی کا مکمل انحصار ہے۔

خدا نے انسان کی روحانی زندگی اور اس کی بقا کے لئے جو نعمتیں مہیا فرمائی ہیں ان میں سب سے بڑھ کر اس کی طرف سے آنے والے فرستادے ہیں۔یہی وہ بابرکت وجود ہیں جو دنیا میں آتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی دنیا پر ظاہر ہوتی ہے۔جیسے مادی کائنات کے راز اور قوانین ہر انسان پر اس طرح آشکار نہیں ہوتے جیسے ایک عالم پر ہوتے ہیں بالکل ایسے ہی روحانی کائنات کے اسرار سے ہر انسان یکساں طور پر آگاہ نہیں ہوتا۔مادی دنیا کے قوانین ہوں یا روحانی دنیا کے قوانین سب سے فائدہ اٹھانا ہر انسان کے لیے لازم ہوتا ہے۔اور اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان چنیدہ انسانوں کے سامنے سر جھکا کر یہ راز ان سے سیکھے جائیں۔مادی علوم کا اس طرح سے حصول اور ان سے فائدہ اٹھانا آسان ہوتا ہے مگر روحانی علوم کا حصول اس قدر سہل نہیں ہوتا۔وہ پاک وجود جو خدا تعالیٰ کی شناخت کا وسیلہ ہوتے ہیں اس کا ایسا قرب رکھتے ہیں

اور اس طرح اس کی ذات میں نہاں در نہاں ہوتے ہیں کہ اکثر اہل دنیا خود ان کی شناخت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بہت کم خوش نصیب انسان ایسے ہوتے ہیں جو ان خدا نما وجودوں کو پہچان سکتے ہیں۔ اور جو ان کو دیکھ لیتے ہیں وہ خدا کو دیکھ لیتے ہیں۔ ان خدا نما وجودوں کے سردار خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، تمام خلفاء اور تمام اولیا اسی مقصد کو لیکر دنیا میں آئے۔ یہ فرزندان توحید ہیں جن کے آنے سے دنیا کو روحانی بینائی ملتی ہے۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ بھی وہ مقدس وجود تھے جو سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی پیش گوئیوں کے عین مطابق دنیا میں آئے اور عظیم الشان کارہائے نمایاں انجام دیکر اپنے نفسی نکتہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی پر ایک عظیم الشان گواہ ہیں۔ آپ ہستی باری تعالیٰ کا ایک عظیم الشان ثبوت ہیں۔ آپ کے ذریعے خدا تعالیٰ کی ہستی کو شناخت کیا جا سکتا ہے۔ اور آپ کی آمد کا مقصد دنیا کی آنکھوں کو وہ روحانی بینائی عطا کرنا تھا جس سے انسان اپنے خدا کو پا سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اس موعود بیٹے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا۔

> **"سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین ...... کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں، جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی راہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے"**

خدا کے وجود پر ایمان لانے کا یہ آسمانی ذریعہ ہمیں عطاء ہوا۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس سے فیض اٹھایا۔ آج بھی ہر احمدی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا زیر احسان ہے۔ آپ کے بعد منصب خلافت پر متمکن ہونے والے سب وجود نہ صرف آپ کے روحانی فرزند ہیں بلکہ آپ کی جسمانی ذریت بھی ہیں۔ اس لئے روحانیت کا جو چشمہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے وجود سے جاری ہوا تھا وہ آج بھی نہ صرف جاری ہے بلکہ ایک دریا بن چکا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس سے ہر رنگ میں فیض اٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے اور ہمیں وہ بینائی عطاء فرمائے جو ہستی باری تعالیٰ کی شناخت اور اس کی لقاء کا باعث بن جاتی ہے۔ آمین

درس القرآن

منکرین الہام کامل توحید سے بے نصیب ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بلاشبہ انسان جو کچھ اپنی قوتوں سے کرتا ہے۔ اس کو اپنی ہی طرف نسبت دیتا ہے۔ خدا نے بھی دنیا کے انتظام کے لئے یہی قانون قدرت رکھا ہے اسی پر ہر یک فطرت مائل ہے۔ مزدور مزدوری کر کے اجرت پانے کا دعویٰ رکھتا ہے۔ نوکر نوکری بجالا کر اپنی تنخواہ مانگتا ہے۔ ایک کا دخل بے جا دوسرے کے حق پر اس کو مجرم ٹھہرا دیتا ہے۔ غرض یہ بات ہرگز ممکن نہیں کہ مثلاً کوئی شخص تمام رات جاگ کر ایک ایک لحہ کو اپنی آنکھوں سے نکال کر جنگل میں بھوکا پیاسا رہ کر شدت سردی کی تکلیف اٹھا کر اپنے کھیت میں آبپاشی کرے اور صبح خدا کا ایسا ہی شکر بجالاوے جیسا اس حالت میں بجالاتا کہ وہ ساری رات گھر میں آرام سے سویا رہتا۔ علی الصباح کھیت پر جا کر اُسے معلوم ہوتا کہ رات بادل آیا اور خوب بارش ہو کر جس قدر ضرورت تھی اس کے کھیت کو بھر دیا۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص اس بات کا قائل نہیں کہ خدا نے انسان کو عاجز و کمزور اور ناقص اور بے علم اور مغلوب النفس دیکھ کر اور سہو و نسیان میں مبتلا پا کر اُس پر آپ رحمت کر کے الہام کے ذریعہ سے سیدھا راستہ دکھلایا ہے بلکہ یہ خیال کرتا ہے کہ ہم نے آپ ہی محنت اور جانفشانی سے سارا کام خدا کے پتہ لگانے اور اس کے پہچاننے کا کیا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز خدا کی شکرگزاری میں اس شخص کے برابر نہیں ہو سکتا جو یقین دلی سے اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا نے سراسر لطف و احسان سے میری کسی محنت اور کوشش کے بغیر مجھ کو اپنی کلام سے سیدھے راستہ کی ہدایت کی ہے۔ میں سویا ہوا تھا۔ خدا ہی نے مجھے جگایا۔ میں مرا ہوا تھا۔ خدا ہی نے مجھے جلایا۔ میں نالائق تھا۔ خدا ہی نے میری دستگیری کی پس اس تمام تقریر سے ثابت ہے کہ منکرین الہام کامل توحید سے بے نصیب ہیں اور ہرگز ممکن نہیں کہ ان کی روح میں سے سچے ایمانداروں کی طرح یہ آواز نکل سکے کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهۡتَدِیَ لَوۡلَاۤ اَنۡ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۔ الجزو نمبر 8 سب تعریفیں خدا کو ہیں۔ جس نے جنت کی طرف ہم کو آپ رہبری کی اور ہم کیا چیز تھے کہ خود بخود منزل مقصود تک پہنچ جاتے اگر خدا رہبری نہ کرتا۔ اِن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی قدر شناسی خوب کی کہ جو صفتیں اس کی طرف منسوب کرنی واجب تھیں وہ اپنی عقل کی طرف منسوب کر دیں اور جو جلال اس کا ظاہر کرنا چاہئے تھا وہ اپنے نفس کا ظاہر کیا۔ اور جو جو طاقتیں اس کے لئے خاص تھیں اُن سب کے مالک آپ بن گئے۔ ان کے حق میں خداوند کریم نے سچ فرمایا ہے:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖۤ اِذۡ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ الجزو نمبر ۷ یعنے الہام کے منکروں نے اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کا کچھ قدر شناخت نہیں کیا۔ اور اس کی رحمت کو جو بندوں کی ہر یک حاجت کے وقت جوش مارتی ہے نہیں پہچانا۔ تب ہی انہوں نے کہا کہ خدا نے کوئی کتاب کسی بشر پر نازل نہیں کی''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 169,168)

حدیث نبویؐ

آخرت کی یاد

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ جُلَسَائِنَا خَیْرٌ؟ قَالَ مَنْ ذَکَّرَکُمُ اللّٰہُ رُؤْیَتُہٗ وَ زَادَ فِی عِلْمِکُمْ مَنْطِقُہٗ وَ ذَکَّرَکُمْ بِالْاٰخِرَۃِ عَمَلُہٗ۔

(الترغیب والترہیب۔الترغیب فی مجالسۃ العلماء صفحہ 76)

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہمارے کون سے ہمنشین زیادہ بہتر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔ جس کی گفتگو سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کی یاد آئے۔

عربی منظوم کلام

وَاُعْطِیْتُ رُعْباً عِنْدَ صَمْتِیْ مِنَ السَّمَاءِ

وَعِنْدِیْ دُمُوْعٌ قَدْ طَلَعْنَ الْمَاٰقِیَا　　وَعِنْدِیْ صُرَاخٌ لَّا یَرَاہُ الْمُکَفِّرُ

اور میرے آنسو گوشہ ہائے چشم سے باہر نکل آئے ہیں اور میں ایسی چیخ و پکار کرتا ہوں جسے مکفر نہیں دیکھتا۔

وَلِیْ دَعَوَاتٌ یَّصْعَدَنَّ اِلَی السَّمَاءِ　　وَلِیْ کَلِمَاتٌ فِیْ الصَّلَایَةِ تَقْعَرُ

اور میری دعائیں ایسی ہیں جو آسمان پر جاتی ہیں اور میرے کلمات پتھر میں اثر کرتے ہیں۔

وَاُعْطِیْتُ تَاْثِیْرًا مِّنَ اللّٰہِ خَالِقِیْ　　فَیَأْوِیْ اِلٰی قَوْلِیْ جَنَانٌ مُّطَهَّرُ

اور مجھے اپنے خالق خدا کی طرف سے تاثیر بخشی گئی ہے۔پس پاک دل میرے قول کی طرف پناہ لیتا ہے۔

وَاِنَّ جَنَانِیْ جَاذِبٌ بِصَفَائِهٖ　　وَاِنَّ بَیَانِیْ فِیْ الصُّخُوْرِ یُؤَثِّرُ

اور بے شک میرا دل اپنے صاف ہونے کی وجہ سے جاذب ہے اور بلا شبہ میرا بیان چٹانوں میں بھی اثر کرتا ہے۔

حَفَرْتُ جِبَالَ النَّفْسِ مِنْ قُوَّةِ الْعُلٰی　　فَصَارَ فُؤَادِیْ مِثْلَ نَهْرٍ یُّفَجَّرُ

میں نے خدا داد طاقت سے نفس کے پہاڑوں کو کھودا پس میرا دل نہر کی طرح ہو گیا ہے جو جاری کی جاتی ہے۔

وَاُعْطِیْتُ رُعْباً عِنْدَ صَمْتِیْ مِنَ السَّمَاءِ　　وَقَوْلِیْ سِنَانٌ اَوْ حُسَامٌ مُّشَهَّرُ

اور اپنی خاموشی کے وقت مجھے آسمان سے رعب عطا کیا گیا ہے اور میرا قول نیزہ یا شمشیر برہنہ ہے۔

(القصائد الاحمدیہ مترجم صفحہ:293)

فارسی منظوم کلام

ہست داروئے دل کلامِ خُدا

کے شوی عاشق رُخِ یارے　　تانہ بر دل رُخش کند کارے

تو کیوں کر کسی معشوق کا عاشق ہو سکتا ہے جب تک اُس کا چہرہ تیرے دل میں بس نہ جائے

لاجرم عشقِ دلبرِ خوش خو　　خیزد از گفتگو چو دیدنِ رو

بے شک دلبرِ خوش خو کا عشق اس کی گفتگو سے بھی پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ اُس کے دیکھنے سے

گفتگو را کشش بود بسیار　　بے سخن کم اثر کند دیدار

کلام میں بڑی کشش ہوا کرتی ہے کلام کے بغیر دیدار کا اثر کم ہی ہوتا ہے

ہرکہ ذوقِ کلام یافتہ است　　رازِ ایں رہ تمام یافتہ است

جس کو ذوقِ گفتار نصیب ہو گیا اُس نے عشق کے راستہ کا سارا راز معلوم کر لیا

زیرِ لب گفتگوئے جاناں نے　　زندگی بخشدت بیک آنے

محبوب کی شیریں کلامی پل بھر میں تجھے زندگی عطا کر دے گی

دل نہ گردد صفا نہ خیزد بیم　　تا چو موسیٰ نمیشوی تو کلیم

نہ دل صاف ہوتا ہے نہ خوف دور ہوتا ہے جب تک تو موسیٰ کی طرح کلیم نہ بن جائے

ہست داروئے دل کلامِ خُدا　　کے شوی مست جز بجامِ خُدا

دل کی دوا خدا کا کلام ہے تو خدا کے اس جام کے بغیر سیراب کیونکر ہو سکتا ہے؟

تا نہ اُو گفت خود انا الموجود　　عقدۂ ہستیش کسے نہ کشود

جب تک اُس نے خود انا الموجود نہ کہا تب اُس کی ہستی کا عقدہ کوئی نہ کھول سکا

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 475، ترجمہ از درثمین فارسی مترجم صفحہ 326-327)

اُردو منظوم کلام

اے میرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دل فگار

دل جو خالی ہو گدازِ عشق سے وہ دل ہے کیا
دل وہ ہے جس کو نہیں بے دلبرِ یکتا قرار

فقر کی منزل کا ہے اوّل قدم نفئ وجود
پس کرو اس نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
اس طرح ایماں بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار

تیرے منہ کی بھوک نے دل کو کیا زیر و زبر
اے میرے فردوسِ اعلیٰ اب گرا مجھ پر ثمار

اے خدا اے چارہ سازِ درد ہم کو خود بچا
اے میرے زخموں کے مرہم دیکھ میرا دل فگار

باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھے ہیں پھل
ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار

تیرے بن اے میری جان یہ زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادت ہیچ ہے
فضل پر تیرے ہے سب جہد و عمل کا انحصار

جن پہ ہے تیری عنایت وہ بدی سے دور ہیں
رہ میں حق کی قوتیں ان کی چلیں بن کر قطار

چُھٹ گئے شیطاں سے جو تھے تیری الفت کے اسیر
جو ہوئے تیرے لئے بے برگ و بر پائی بہار

سب پیاسوں سے نکوتر تیرے منہ کی ہے پیاس
جس کا دل اس سے ہے بریاں پا گیا وہ آبشار

جس کو تیری دھن لگی آخر وہ تجھ کو جا ملا
جس کو بے چینی ہے یہ وہ پا گیا آخر قرار

عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامانِ دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

﴿درثمین اردو﴾

20 فروری ۔ پیشگوئی مصلح موعود

مکرم رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب منڈی بہاؤالدین

دنیا کی قدیم مذہبی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ مصلح موعود کی آمد کی پیشگوئی اصولی اور بنیادی اعتبار سے سب سے پہلے بنی اسرائیل کے سامنے منکشف کی گئی اور بتایا گیا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال کے بعد اس کا فرزند اور اس کا پوتا اس کی آسمانی بادشاہت کا وارث ہوگا۔ چنانچہ: 1۔یہود کی شریعت کی کتاب طالمود میں لکھا ہے کہ:۔

IT IS ALSO SAID THAT HE (THE MESIAH) SHALL DIE, AND HIS KINGDOM DESCENT TO HIS SON AND GRANDSON.

ترجمہ:۔یہ بھی ایک روایت ہے کہ مسیح (موعودؑ) کے وفات پانے کے بعد اس کی بادشاہت (یعنی آسمانی بادشاہت) اس کے فرزند اور پھر اس کے پوتے کو ملے گی۔ (طالمود باب پنجم صفحہ 37 مطبوعہ لندن 1878ء از جوزف بار کلے ایل ۔ایل ۔ڈی)

2۔زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں دین زرتشت کے مجدد ساسانِ اوّل کی پیشگوئی:

حضرت زرتشت علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل ایران میں گزرے ہیں ۔اس پیشگوئی کے اصل الفاظ پہلوی زبان میں ہیں جسے زرتشتی اصحاب نے فارسی زبان میں ڈھالا ہے ۔سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خوشخبری دینے کے بعد ایک فارسی الاصل نبی کے ظہور کی خوشخبری دیتے ہوئے آپ کی اولاد میں خلافت وپیشوائی کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:واگر ماند یکدم از مہین حرج انگیزم از کسانِ تو کسے وآ ئین و آب بنو رسانم......وپیغمبری وپیشوائی از فرزندانِ تو برنگیرم۔ (سفرنگ دساتیر صفحہ 189 مطبوعہ 1280ھ)

اور اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو تیرے لوگوں میں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کھڑا کروں گا۔جو تیری گمشدہ عزت و آبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا۔اور پیغمبری اور پیشوائی (نبوت اور خلافت) تیرے فرزندوں سے نہیں اُٹھاؤں گا۔یعنی تیری اولاد میں نبوت وخلافت جاری وساری رہے گی۔

3۔اس ابتدائی خبر کے بعد سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی ملتی ہے کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے وہ شادی کریں گے اوران کو اولاد دی جائے گی۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث جلد سوم مترجم صفحہ 49 حدیث 4 / 5272)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

حضرت رسولؐ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا کہ مسیح موعودؑ شادی کریں گے اوران کو اولاد دی جائے گی ۔اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسا نیک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ ہوگا نہ کہ مخالف اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ (اردو ترجمہ آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 578 حاشیہ)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

اگر ایمان ثریا پر بھی جا چکا ہوگا تو اہل فارس میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اُسے زمین پر واپس لائیں گے۔ پس صرف مسیح موعود کے متعلق ہی رسول کریمؐ نے پیشگوئی نہیں فرمائی بلکہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خاندان کے بعض اور افراد کے متعلق بھی پیشگوئی فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ وہ تمام افراد مل کر ثریا سے ایمان واپس لائیں گے۔

(انوارالعلوم جلد 17 صفحہ 550، 551)

4۔ پانچویں صدی ہجری کے شامی بزرگ حضرت امام یحیٰ بن عقب رحمۃ اللہ علیہ نے خدا سے اطلاع پا کر کھلے لفظوں میں پسر موعود کے نام تک کی خبر دے دی۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

وَمَحْمُوْدٌ سَيَظْهَرُ بَعْدَ هٰذَا وَيَمْلِكُ الشَّامَ بِلَا قِتَالِ

(شمس المعارف الکبریٰ۔ مصری صفحہ 340 مؤلفہ شیخ احمد بن علی البونی)

ترجمہ: یعنی مسیح موعودؑ اور ایک عربی النسل انسان کے بعد 'محمود' ظاہر ہوگا اور ملک شام کو کسی (مادی) جنگ کے بغیر فتح کرے گا

5۔ روضہ قیومیہ میں حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (1077ء۔ 1162ء بغداد) کے ایک کشف کا ذکر ہے۔ ایک دن حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کسی جنگل میں مراقبہ فرمائے ہوئے بیٹھے تھے۔ ناگہاں آسمان سے ایک عظیم نور ظاہر ہوا۔ جس سے تمام عالم نورانی ہوگیا۔ یہ نور ساعۃً فساعۃً بڑھتا گیا اور روشن ہوتا گیا۔ اس سے امت مرحومہ کے اوّلین و آخرین اولیاء نے روشنی حاصل کی۔ حضرت نے تامل فرمایا کہ اس مثال میں کس صاحب کمال کا وجود با جود مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ القاء ہوا کہ اس نور کا صاحب تمام امت کے اولیاء اوّلین و آخرین سے افضل تر ہے۔ پانسو سال بعد ظہور فرما ہو کر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کرے گا۔ جو اس کی صحبت سے فیضیاب ہوگا وہ سعادت مند ہوگا۔ اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہِ احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہیں۔ (حدیقہ محمودیہ ترجمہ روضہ قیومیہ صفحہ 32)

6۔ ہندوستان کے مشہور ولی حضرت شاہ نعمت اللہ ولیؒ (1165ء) نے اپنے شہرہ آفاق الہامی قصیدہ میں پیشگوئی فرمائی کہ

دَورِ اُو چوں شود تمام بکام پسرش یادگار مے بینم

(اربعین فی احوال المہدیین صفحہ 37 مؤلفہ حضرت سیّد اسماعیل شہیدؒ)

اس شعر کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

یعنی جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اسی کے نمونہ پر ہوگا اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار رہوگا یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔

(نشانِ آسمانی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 373)

8۔ آنے والے موعود کا اسمِ گرامی 'محمود' بتایا گیا ہے۔ (بحارالانوار جلد 13 صفحہ 7 مؤلفہ محمد باقر مجلسی)

ان قدیم نوشتوں کے پورا کرنے کے لئے خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے سامان پیدا فرما دیئے۔

دعویٰ ماموریت اور نشان نمائی کی عالمگیر دعوت

مارچ 1885ء میں حضرت مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اپنے مامور اور مجدد وقت ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اعلان عام فرمایا کہ آپ حضرت قادر مطلق جل شانہ کی طرف سے مامور ہوئے ہیں۔ ماموریت ومجددیت کے اس عظیم الشان دعویٰ کے ساتھ ہی آپ نے مذاہب عالم کے سربرآوردہ لیڈروں اور مقتدر رہنماؤں کو الٰہی بشارتوں کے تحت نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی کہ اگر وہ طالب صادق بن کر آپ کے ہاں ایک سال تک قیام کریں تو وہ ضرور اپنی آنکھوں سے دین حق کی حقانیت کے چمکتے ہوئے نشان مشاہدہ کرلیں گے۔

اس دعوت سے بیرونی دنیا میں اس وقت کوئی خاص جنبش پیدا نہیں ہوئی۔ مگر ہندوستان میں جو مذاہب عالم کا عجائب خانہ تھا۔ اس نے ایک زبردست زلزلہ پیدا کر دیا اور غیر مذاہب اس درجہ مبہوت اور دہشت زدہ ہو گئے کہ کسی کو آپ کی دعوت کے مطابق دین حق کی سچائی کا تجربہ کرنے کی جرأت ہی نہ ہو سکی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اس دعوت پر مذاہب عالم میں سے کسی کو میدان مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ ہوئی تاہم مزید اتمام حجت کے لئے آپؑ نے ستمبر 1886ء میں سال کی شرط اڑا کر اس کی بجائے چالیس روز مقرر کر دیئے۔ مگر یہ آواز بھی بے نتیجہ ثابت ہوئی اور اس معرکہ میں دین حق کو ایک بار پھر فتح نصیب ہوئی۔ یہ تو بیرونی دنیا کا ذکر ہے خود قادیان میں اس کی بازگشت ایک لحاظ سے خوشگوار رنگ میں سنائی دی اور وہ اس طرح کہ اگست 1885ء میں قادیان کے دس ہندوؤں نے مسیح موعود کی خدمت میں بادب درخواست کی کہ ہم آپ کے ہمسایہ لندن اور امریکہ والوں سے زیادہ آسمانی نشان دیکھنے کے حقدار اور مشتاق ہیں۔ ہمیں کوئی نشان دکھایا جائے۔ درخواست کے لفظ لفظ سے چونکہ سراسر انصاف وحق پرستی اور خلوص ٹپکتا تھا۔ اس لئے حضور نے نہایت درجہ مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے بلا تامل قبول فرما لیا اور ایک باقاعدہ تحریری معاہدہ کی شکل میں شرمپت رائے ممبر آریہ سماج قادیان نے اسے شائع بھی کر دیا اور ستمبر 1885ء سے ستمبر 1886ء تک اس کی میعاد قرار پائی۔

ہوشیار پور کا مبارک سفر

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں قادیان سے باہر چلہ کشی کرنے کی تحریک اٹھی اور آپؑ کو الہاماً بتایا گیا کہ تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی۔ سو حضورؑ 22 جنوری 1886ء کو ہوشیار پور تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب، حضرت شیخ حامد علی صاحب اور فتح خاں صاحب ساتھ تھے۔ وہاں جاتے ہی حضورؑ نے شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کے طویلہ کے بالا خانہ میں قیام فرمایا۔ آپ چالیس روز تک دعاؤں میں مصروف رہے اس دوران میں حضور کی خلوت نشینی کا عجیب رنگ تھا۔ حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے مجھ سے فرمایا: میاں عبداللہ! ان دنوں میں مجھ پر بڑے بڑے خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھلے ہیں اور بعض اوقات دیر دیر تک خدا تعالیٰ مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔ اگر ان کو لکھا جاوے تو کئی ورق ہو جاویں۔ حضرت اقدس مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام چلہ کشی کے بعد 17 / مارچ 1886ء کو بانیل مرام واپس قادیان پہنچے۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 253-274)

پسر موعود اور جماعت کی ترقی سے متعلق اس زبردست پیشگوئی کو ان سب الہامات میں اہمیت حاصل ہے جس میں آپ کو پسر موعود کی خبر دی گئی۔ اسی لئے جب چلہ ختم ہوا تو مسیح موعود نے اپنے قلم سے 20 / فروری 1886ء کو ایک اشتہار تحریر فرمایا۔ جو اخبار ریاض ہند امرتسر یکم مارچ 1886ء کی اشاعت میں بطور ضمیمہ شائع ہوا۔ چنانچہ آپ نے لکھا:

''بالہام اللہ تعالیٰ و اعلامہ عزوجل خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

''سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے، اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا، (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔''

پھر خدائے کریم جلشانہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا" (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 95-96)

اس اشتہار کے بعد حضرت مسیح موعودؑ نے مزید بیان فرمایا کہ: "ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9 برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا" (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 98)

سیّدنا محمود کی ولادت باسعادت

حضور نے اشتہار "تکمیل (۔)" میں اہل عالم کو اطلاع دی کہ:

خدائے عزّ وجلّ نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی 1888ء و اشتہار دسمبر 1888ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج 12 رجنوری 1889ء میں مطابق 9 رجمادی الاوّل 1306ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 160-161)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

عربی سے ترجمہ: اور مَیں تیرے سامنے ایک عجیب قصہ اور حکایت بیان کرتا ہوں کہ میرا ایک چھوٹا بیٹا تھا جس کا نام بشیر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے شیر خوارگی میں ہی وفات دے دی ......تب اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا کہ ہم اسے ازراہ احسان تمہارے پاس واپس بھیج دیں گے ایسا ہی اس بچے کی والدہ نے رویاء میں دیکھا کہ بشیر آ گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں آپ سے نہایت محبت کے ساتھ ملوں گا اور جلد جدا نہ ہوں گا۔ اس الہام اور رویاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا تب مَیں نے جان لیا کہ یہ وہی بشیر ہے اور خدا تعالیٰ اپنی خبر میں سچا ہے چنانچہ مَیں نے اس بچے کا نام بشیر ہی رکھا اور مجھے اس کے جسم میں بشیر اوّل کا حلیہ دکھائی دیتا ہے۔ (سرّ الخلافہ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 381)

پھر آپ نے فرمایا: میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور مَیں نے (بیت الذکر) کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود۔ تب مَیں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کیلئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 214)

پیشگوئی متعلقہ مصلح موعود کے مصداق ہونے کا اعلان

خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کے قیام لاہور کے دوران 5-6 جنوری

1944ء ایک عظیم الشان رویاء کے ذریعہ آپ پر یہ انکشاف فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے 20؍فروری 1886ء کو جس موعود بیٹے کی پیدائش کا اعلان ہوشیار پور کی سرزمین سے فرمایا تھا اور جس کے متعلق یہ بتایا گیا تھا کہ وہ مسیحی نفس ہوگا، جلد جلد بڑھے گا، علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی وغیرہ وغیرہ۔ اس پیشگوئی کے مصداق آپ ہی ہیں۔ خدائے ذوالعرش کے اس انکشاف کے بعد حضرت مصلح موعود نے 27؍جنوری 1944ء قادیان تشریف لائے اور اگلے روز 28؍جنوری 1944ء کو بیت اقصیٰ قادیان کے منبر پر رونق افروز ہوکر ایک مفصل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں پہلے تو اپنی تازہ رویا بالتفصیل بیان فرمائی اور پھر یہ پُرشوکت اعلان فرمایا کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنا رویاء تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ ہے۔ وَاَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَ خَلِیْفَتُہٗ ۔ اور مَیں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 512-519)

حضرت مصلح موعود کا ظہور مذہبی دنیا میں زبردست تہلکہ مچا دینے والا واقعہ تھا۔ اس نشان رحمت کی یہ عظمت واہمیت تقاضا کرتی تھی کہ بیرونی دنیا میں عموماً اور سرزمینِ ہند کے اکناف میں خصوصاً پورے زور سے یہ آواز بلند کردی جائے کہ سیّدنا مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر 20؍فروری 1886ء کو جس پسر موعود کی بشارت دی تھی۔ وہ ظاہر ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے 1944ء کے شروع میں ہوشیار پور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں خود سیّدنا حضرت مصلح موعود نے بنفس نفیس اپنی پُرشوکت تقریروں میں اپنے دعویٰ مصلح موعود کا حلفیہ اور پُرجلال اعلان فرمایا اور اہلِ ہند پر حجت تمام کردی۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود نے 20؍فروری 1944ء کو ہوشیار پور کے جلسہ میں فرمایا:

مَیں آج اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ وتصرف میں میری جان ہے کہ مَیں نے جو رویاء بتائی ہے وہ مجھے اسی طرح آئی ہے۔ اِلَّا مَا شَاءَاللّٰہُ ۔ کوئی خفیف سا فرق بیان کرنے میں ہوگیا ہو تو علیحدہ بات ہے۔ مَیں خدا کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ مَیں نے کشفی حالت میں کہا اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَ خَلِیْفَتُہٗ ۔ اور مَیں نے اس کشف میں خدا کے حکم سے یہ کہا کہ مَیں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ پس مَیں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے، جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود کا نام پہنچانا ہے۔ (انوارالعلوم جلد 17 صفحہ 161)

حضرت مصلح موعود نے 12؍مارچ 1944ء کو لاہور کے جلسہ میں فرمایا:

آج میں اس جلسہ میں اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افتراء کرنے والا اس کے عذاب سے کبھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اسی شہر لاہور میں 13 ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب

ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ دین حق دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔ (انوارالعلوم جلد 17 صفحہ 239)

حضرت مصلح موعود نے 23/مارچ 1944ء کو لدھیانہ کے جلسہ میں فرمایا:

حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ خدا تعالیٰ آپ کی (دعوت الی اللہ) کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ نیز ایک پیشگوئی یہ فرمائی تھی کہ وہ موعود لڑکا دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور اس طرح یہ دونوں پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی (دعوت الی اللہ) بھی دنیا کے کناروں تک پہنچی اور میرا نام بھی جو اس پیشگوئی کا مصداق ہوا دنیا کے کناروں تک پھیلا۔ (انوارالعلوم جلد 17 صفحہ 280-281)

حضرت مصلح موعود نے 16/اپریل 1944ء کو دہلی کے جلسہ میں فرمایا:

میں خدا سے خبر پا کر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری ہوگئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے رویاء میں مجھے اطلاع دی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق میں ہی ہوں۔ مَیں اس خدائے واحد لاشریک لہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ رویاء جس کا ذکر مَیں نے کیا ہے۔ خدا نے مجھے بتایا ہے میں نے خود نہیں بنایا۔ اگر مَیں اس بیان میں سچا ہوں اور آسمان و زمین کا خدا شاہد ہے کہ مَیں سچا ہوں تو یاد رکھنا چاہئے کہ آخر ایک دن میرے اور میرے شاگردوں کے ذریعہ سے رسول کریمؐ کا کلمہ ساری دنیا پڑھے گی اور ایک دن آئے گا جب ساری دنیا پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شان کے ساتھ دین حق کی حکومت قائم ہو جائے گی جیسا کہ پہلی صدیوں میں ہوئی تھی۔ (رسالہ فرقان قادیان اپریل 1944ء صفحہ 99)، (تاریخ احمدیت جلد 8 صفحہ 632)

حضرت مصلح موعود جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

بے شک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پورا کیا بلکہ مَیں کہتا ہوں آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہئے کیونکہ حضرت مسیح موعود نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس مَیں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا۔ مَیں تمہیں اُچھلنے اور کودنے سے نہیں روکتا۔ بے شک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اُچھلو اور کودو۔ لیکن میں کہتا ہوں اس خوشی اور اُچھل کود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو۔ (انوارالعلوم جلد 17 صفحہ 648)

کامل اطاعت کی پیروی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ اور رسول ﷺ کی کامل اطاعت تبھی ہوگی جب ان تمام احکامات کی پیروی ہوگی جو اللہ اور رسولؐ نے دیئے تھے صرف منہ سے کہہ دینا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی کافی نہیں“

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 294)

افواہ سازی سے بچیئے

کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

آنحضورؐ نے منافق کی تین علامات میں سے ایک علامت اِذَا حَدَّثَ کَذَبَ جب وہ بولتا ہے تو جھوٹ اور کذب بیانی سے کام لیتا ہے، بیان فرمائی ہے۔ جھوٹ بھی کئی طرح سے بولا جاتا ہے۔ جس کی ایک قسم افواہ سازی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”تم قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ الرَّسُوْلُ پر عمل کرو اور ایسی باتیں زبان پر نہ لاؤ جن کا تمہیں علم نہ ہو۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 64)

اللہ تعالیٰ سورۂ حجرات آیت 7 میں اہل ایمان کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِیْنَ

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ تمہارے پاس اگر کوئی بدکردار کوئی خبر لائے تو (اس کی) چھان بین کر لیا کرو، ایسا نہ ہو کہ تم جہالت سے کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو پھر تمہیں اپنے کئے پر پشیمان ہونا پڑے۔ (ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”مدینہ میں بہت سے افواہیں پھیلانے والے ایسی افواہیں پھیلاتے تھے کہ ان کو سچ مان کر محض شک کی بنا پر بعض لوگوں کے دلوں میں بعض دوسروں سے قتال کرنے کا خیال پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ ان کو اس جلد بازی سے سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس قسم کی افواہوں کے نتیجہ میں بعض بے قصور لوگوں پر بھی زیادتی ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں مومنوں کو شرمندگی اٹھانی پڑے۔ (ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ زیر آیت محولہ بالا)

اس آیت کے دو مطلب ہیں ایک یہ کہ فاسق یقیناً سنی سنائی باتیں معاشرے میں پھیلاتا ہے اور دوسرا یہ کہ جو بھی سنی سنائی باتیں معاشرے میں پھیلائے گا وہ فاسق ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ جو سنے آگے بیان کرتا پھرے۔ اسی طرح ایک موقع پر حضورؐ نے فرمایا:

کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔ (ابوداؤد کتاب الادب، باب فی التشدید فی الکذب حدیث 4994)

افواہوں سے بچنے کے بارہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا (بنی اسرائیل:37) اور (اے مخاطب) جس بات کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑا کر یقیناً آنکھ، کان اور دل ان سب ہی کے بارہ میں باز پرس ہوتی ہے۔

اسی طرح آنحضورؐ فرماتے ہیں: لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ سنی سنائی بات آنکھوں سے دیکھنے کی طرح نہیں ہوتی۔

کیا خدا اور اس کا پیارا رسولؐ ہمیں یہ اختیار دے رہا ہے کہ ان باتوں کو چاہو تو اپنا لو اور چاہو تو ان کی خلاف ورزی کرو، ہرگز نہیں بلکہ آپؐ جب معراج کے واقعات بیان کرتے ہیں تو یہ واقعہ ہماری آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔ جس میں فرشتوں نے آپؐ کو ایک نظارہ دکھایا۔ جس میں ان باتوں پر عمل نہ کرنے والوں کا بھیانک انجام دکھایا گیا ہے۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: ہم چلے اور ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کے اوپر لوہے کی آری لے کر کھڑا ہوا تھا۔ کیا ہے کہ وہ اس شخص کے چہرہ کے ایک حصہ کی طرف گیا اور اس کے جبڑے کو گدی تک اور اس کے ایک نتھنے اور اسکی ایک آنکھ کو گدی تک چیرتا تھا...... میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا کہ میں نے آج رات کئی عجیب باتیں مشاہدہ کی ہیں تو میں نے کیا دیکھا ہے؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ ہم یقیناً آپکو بتاتے ہیں......اور وہ آدمی جسے آپؐ نے دیکھا کہ اس کے جبڑے، نتھنے، اور آنکھ کو گدی تک چیرا جارہا تھا۔ یہ وہ شخص ہے جو صبح گھر سے نکلتا سخت جھوٹی افواہیں پھیلاتا جو دنیا بھر میں پھیل جاتیں۔ (بخاری کتاب التعبیر باب التعبیر الرؤیا بعد الصلاۃ حدیث:7047)

اس واقعہ کو سننے کے بعد انسان خوف سے لرز جاتا ہے کیونکہ جو باتیں خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے رسولؐ نے بیان کی ہیں وہ سب پوری ہونگی۔ فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم نے افواہ سازی اور جھوٹی باتوں کو پھیلانے سے باز آنا ہے یا قیامت کے دن اپنے جبڑے کو گدی تک چیروانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بچائے اور سمجھ عطا فرمائے۔

تمام بُرائیاں جیسے غیبت چغلی، بدگمانی، افواہ سازی، عیب چینی، گلے شکوے یہ سب زبان کی پیداوار ہیں۔ اگر ہم اپنی زبان کی حفاظت کریں تو ان برائیوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ صدقے کا ثواب حاصل کرنے والے ہوں گے۔

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (قَالَ) أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ حِفْظُ اللِّسَانِ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بہترین صدقہ اپنی زبان کی حفاظت کرنا ہے۔ (فردوس الاخبار دیلمی، حرف الف)

آجکل افواہ سازی کا سب سے بڑا ذریعہ انٹرنیٹ اور موبائل فون ہے۔ ایک غلط اور جھوٹا میسج موبائل پر ملتا ہے تو لوگ اُس کی تصدیق کرنے کی بجائے فوراً اُسے آگے بھیج دیتے ہیں جس سے ماحول میں فساد اور بے چینی پھیل جاتی ہے۔ موبائل پر یا انٹرنیٹ کے ذریعہ کوئی بھی پیغام ملے تو سب سے پہلے خدا تعالیٰ کے حکم مطابق فَتَبَيَّنُوْا اس کی تحقیق کرنی چاہئے اور جس شخص نے بھی غلط میسج آگے بھجوایا ہوا سے سخت تنبیہہ کرنی چاہئے۔ حدیث میں آتا ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ (ترمذی ابواب الزہد، حدیث نمبر 2487)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے اسلام کا حسن تو یہ ہے کہ وہ بے معنی باتیں ترک کر دیوے۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّکُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِکُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ أَحَاسِنَکُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ أَبْغَضَکُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدَکُمْ مِنِّی مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ۔ (ترمذی ابواب البر والصلہ:2150)

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بروز قیامت تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو اخلاق کے اچھے ہوں گے۔ اور بروز قیامت تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور سب سے دوری پر وہ لوگ ہوں گے جو بکثرت باتیں پھیلانے والے، لوگوں کے خلاف بات کو طول دینے والے اور ان پر گند اچھالنے اور تکبر کرنے والے۔ جو اَلثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ یعنی بہت زیادہ باتونی لوگ جو حق اور سچائی سے ہٹ کر باتیں کرتے ہیں اور باتیں کرنے میں احتیاط سے کام نہیں لیتے اور تکبر کرنے والے لوگ سب سے دوری پر ہوں گے۔

آنحضور ﷺ نے ہماری نجات اپنی زبان پر قابو رکھنے کے نتیجے میں قرار دی ہے۔

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا النَّجَاۃُ قَالَ أَمْسِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ (ترمذی ابواب الزہد، حدیث نمبر:2586)

حضرت عُقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا النَّجَاۃُ نجات کیسے ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو۔ اور چاہئے کہ تمہارا گھر تم پر کشادہ ہو۔ اور اپنی خطاؤں پر (اللہ کے حضور) گریہ وزاری کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی زبانوں کو قابو رکھنے والے ہوں اور جھوٹی باتیں نہ خود پھیلائیں اور نہ ہی پھیلانے دیں۔ ہمارا گھر ہمارے لئے کافی ہو اور ہم اپنی ہی خطاؤں پر اپنے مولیٰ کے حضور گریہ وزاری کرنے والے ہوں۔ آمین۔

ذیلی تنظیموں کے اچھے اور خوشکن نتائج سے حضرت مصلح موعود کا نام زندہ رہے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ سالانہ 1965ء کے تیسرے روز 21؍دسمبر کو اختتامی خطاب میں فرمایا۔

''اس میں شک نہیں کہ صدر انجمن احمدیہ جس کو موجودہ شکل حضرت مصلح موعود نے دی ہے تحریک جدید جسے آپ نے قائم کیا ہے اور وقف جدید جسے آپ نے جاری کیا ہے اسی طرح مجلس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ جو ذیلی تنظیمیں آپ نے قائم فرمائی ہیں یہ سب (بنیادی اور ذیلی تنظیمیں) جب تک قائم رہیں گی اور جب تک ان کے اچھے اور خوش کن نتائج نکلتے رہیں گے (اور ہم اپنے ربّ سے امید رکھتے ہیں کہ قیامت تک ان تنظیموں کے اچھے اور خوش کن نتائج نکلتے رہیں گے) اس وقت تک حضرت مصلح موعود کا نام زندہ رہے گا اور دنیا عزت کے ساتھ آپ کو یاد کرتی رہے گی'' (خطابات ناصر جلد اول صفحہ 34-35)

رفیق حضرت میاں اللہ رکھا صاحب آف ترگڑی

مکرم کرنل (ر) میاں عبدالعزیز صاحب مرحوم لاہور

ہمارے پیارے دادا جان ضلع گوجرانوالہ کے گاؤں ترگڑی میں 1875ء میں پیدا ہوئے۔ جہاں ان کے بزرگ ضلع امرتسر سے آکر آباد ہوئے تھے۔ والدین نے اللہ رکھا نام رکھا۔ بہت چھوٹی عمر میں ہی والدین کے سایہ سے محروم ہو گئے اور بچپن بہت تلخ گزرا۔ لیکن ان تلخیوں نے سونے کے لئے آگ کا کام کیا اور آپ کندن بن گئے۔ جوانی میں کوئی مرد پورے علاقے میں آپ جیسا شہزور نہیں تھا۔ یہ بات مجھے آپ کے زندگی بھر کے دوست مولوی نور محمد صاحب نے آپ کی وفات کے بعد بتائی اور کہا کہ کلائی پکڑنا، کبڈی، کشتی اور سہاگہ اٹھانے میں آپ کو کوئی ثانی دور دور تک نہیں تھا۔ آپ نے اپنی اس طاقت اور بہادری کو احمدیت کی خدمت کے لئے خوب خوب استعمال کیا۔ جس کا ذکر آگے آئے گا۔ اپنی بھرپور جوانی کے زمانے میں 1901-02ء میں آپ کو بیعت کی سعادت نصیب ہوئی، اور ساتھ ہی حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی دوستی بھی۔ یہ دوستی دونوں بزرگوں نے مرتے دم تک نبھائی اور اس دوستی کا دادا جان مرحوم کو بہت فائدہ ہوا۔ اسی تعلق کی وجہ سے آپ کی احمدیت کے بارے میں معلومات وسیع ہوئیں اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر آپ کا ایمان مضبوط ہوا۔

چند ایمان افروز واقعات

ترگڑی میں بیت الذکر: بیعت کے بعد جب دادا جان گاؤں واپس آئے تو دو تین گھر جلد ہی آپ کی دعوت الی اللہ سے احمدی ہو گئے۔ تب گاؤں میں بیت الذکر بنانے کا خیال آیا۔ مشورہ کے بعد گاؤں کے باہر ایک جگہ خریدی گئی مگر جونہی بنیادوں کی کھدائی شروع ہوئی تو سخت مخالفت شروع ہو گئی۔ ایک رات بیت الذکر کی جگہ پر گدھے باندھ دیئے جن کی وجہ سے ساری جگہ گندی اور ناپاک ہو گئی۔ جیسے تیسے کر کے صفائی کی گئی اور بنیادیں اٹھانی شروع کی گئیں ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ مخالفین کا ایک ہجوم لاٹھیاں لے کر آ پہنچا اور للکار کر کہا کہ تعمیر روک دی جائے ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ دادا جان مرحوم بڑے مضبوط اور بہادر انسان تھے۔ انہوں نے نہایت جواں مردی سے مخالفین کا سامنا کیا۔ قریباً دو گھنٹے بعد آخر مخالفین نے واپس جانے میں عافیت جانی اور یوں بیت الذکر کی تعمیر کا آغاز ہو گیا۔ جب بیت الذکر تعمیر ہو گئی تو دادا جان مرحوم کسی بہانے مولوی نور محمد صاحب کو لاہور لے آئے پھر قادیان لے گئے۔ یہاں آپ نے ان کی ملاقات حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سے کروائی۔ جن کی باتیں سن کر آپ نے فوری طور پر بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس پر مولوی راجیکی صاحب نے فرمایا: ابھی آپ اپنے دوست کے ساتھ واپس گاؤں چلے جائیں گھر والوں اور گاؤں والوں کا رد عمل دیکھنے کے بعد اگر آپ کا دل کہے تو واپس آکر بیعت کر لیں۔ مولوی نور محمد صاحب کی طبیعت میں تیزی تھی فوراً کہنے لگے **"مولوی صاحب تہانوں یقین اے کہ میں زندہ پنڈ پہنچ جانواں گا تے زندہ واپس آجاواں گا"** یعنی آپ کو یقین ہے کہ میں زندہ گاؤں پہنچ جاؤں گا اور

زندہ ہی واپس آجاؤں گا۔اس پر حضرت مولوی راجیکی صاحب نے ہاں کر دی اور آپ اسی دن بیعت کر کے حضرت مسیح موعودؑ کے غلاموں میں شامل ہو گئے۔کئی سالوں بعد جب میں نے اس واقعہ کے متعلق اپنے مرحوم والد صاحب میاں عبدالحفیظ صاحب سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے دادا جان کے بعد مولوی نورمحمد صاحب ایک مضبوط اور بہادر آدمی تھے اور تمہارے دادا جان نے حالات کو بھانپتے ہوئے یہ ضروری سمجھا تھا کہ اگر وہ بھی احمدی ہو جائیں تو جماعت مضبوط ہو جائے گی۔پھر فرمایا کہ تمہارے دادا جان بالکل ان پڑھ مگر بلا کے ذہین تھے اور اپنی اس خدا داد صلاحیت کو انہوں نے دعوت الی اللہ کے لئے عمدہ طریقے سے استعمال کیا۔ان کا طریقہ نہایت سادہ تھا۔ٹھیکیداری کرتے تھے اور ہر روز کئی مزدور کام کے بعد دیہاڑیوں (اجرت) کی وصولی کے لئے ہمارے گھر (پہلے گوالمنڈی والے گھر میں اور بعد میں محمد نگر والے گھر) میں آیا کرتے تھے۔جب تمام مزدور آجاتے تو میرے والد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب کا آدھے گھنٹے کا درس دیا کرتے تھے۔پھر سب کو ادائیگی کی جاتی اور ہر ٹھیکہ کے دوران دو چار بیعتیں ہو جایا کرتی تھیں۔

سلسلہ کے لئے آپ کی غیرت: محترم عبدالمجید بٹ صاحب جو کہ ربوہ میں رہتے تھے اور نیشنل بنک آف پاکستان کے سینئر افسر کے طور پر ریٹائرڈ تھے۔آپ دادا جان مرحوم کے ذریعے احمدی ہوئے۔اس پر ان کے والد نے ان کو گھر میں زنجیروں سے باندھ دیا اور بہت مارا۔جب دادا جان مرحوم کو اس بات کا علم ہوا تو وہ غصے سے آگ بگولہ ہو گئے اور فوری طور پر مجید صاحب کے گھر پہنچے اور آپ کے والد کو بہت ڈانٹ ڈپٹ کی۔اس کے بعد مجید صاحب کو کھول کر اپنے ساتھ لے آئے اور جب میرے والد صاحب لاہور شفٹ ہو گئے تو آپ بھی وہیں آگئے جہاں پہلے سے مولانا برکات احمد صاحب راجیکی میرے والد صاحب کے ساتھ رہتے تھے۔آپ اکثر میرے دادا جان مرحوم کے واقعات ہمیں سنایا کرتے تھے۔ان میں سے ایک بات یہ بتائی کہ میں نے تمہارے دادجان مرحوم کے ساتھ ریل کا کوئی سفر ایسا نہیں کیا جس میں احمدیت کے بارے میں بحث نہ ہوئی ہو۔وہ سلسلے کے خلاف کوئی بات سن ہی نہیں سکتے تھے۔

آپ کی ذہانت اور پڑھنے کا شوق: والدین کی کم سنی میں وفات کی وجہ سے سکول تو نہ جاسکے لیکن حصول علم کا شوق انتہا کا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ذہن رسا عطا فرمایا تھا۔لہذا سلسلہ کے اخبار اور کتب پڑھنا سیکھ لیا اس کے علاوہ پنجابی صوفیا کا اکثر کلام آپ کو زبانی یاد تھا اور کئی دفعہ حضرت سلطان باہوؒ اور میاں محمد بخش صاحب کا کوئی شعر پڑھتے اور ہم بچوں کو سمجھاتے کہ دیکھو اس میں حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیش گوئی ہے۔ہر چھوٹے بڑے سفر میں الفضل اخبار ساتھ رکھتے تھے اور دوسروں کے سامنے کر کے پڑھتے تھے۔یہ وجہ بنتی تھی منافقوں کی بھی اور سعید روحوں کے قبول احمدیت کی بھی۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ساتھ دوستی: قادیان ہی میں پہلی ملاقات میں دونوں بزرگوں کی طبائع کچھ ایسی ملیں کہ تا حیات دوستی رہی۔حضرت مولوی راجیکی صاحب نے اپنے اس دوست کا ذکر حیات قدسی میں بھی کیا ہے۔آپ کے بیٹے مولانا برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم تو کئی سال مسلسل ہمارے لاہور والے گھر میں رہے اور حضرت مولوی صاحب بھی جب سلسلے کے کاموں کی وجہ سے کسی ایسے شہر میں جاتے جہاں دادا جان مرحوم نے ٹھیکہ لیا ہوتا تو آپ کے

پاس ہی قیام فرمایا کرتے تھے۔اسی طرح ایک دفعہ دادا جان کے ہاں سیالکوٹ میں تشریف فرما تھے تو دادی جان نے آپ سے ٹھیک ٹھاک گلہ کر دیا کہ ”تسی ایڈے وڈے مولوی بنے پھردے او تے ساڈا کوئی بال (بچہ) ای نئی بچدا“ یعنی آپ اتنے بڑے دعا گو اور مولانا سمجھے جاتے ہیں لیکن ہمارا کوئی بچہ نہیں بچتا۔دادا جان مرحوم کے سب بچے چند دن سے زیادہ نہیں زندہ رہتے تھے اور دادی جان بہت پریشان تھیں مولوی صاحب نے مسکرا کر دادی جان کے سر پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا ”خدا دیئے بندیے رب تینوں اک پتر دے گا جیہڑہ نیک تے کثیر العیال صالح ہوئے گا لمبی عمر پائے گا“ یعنی اللہ تمہیں ایک بیٹا دے گا جو نیک صالح لمبی عمر پانے والا ہوگا۔اس واقعہ کے بعد میرے والد محترم میاں عبدالحفیظ صاحب پیدا ہوئے اور حضرت مولوی صاحب کی تینوں باتیں حرف بحرف پوری ہوئیں آپ کے بعد تین بچے اور پیدا ہوئے لیکن زندہ نہ رہے۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اکثر مناظروں میں دادا جان مرحوم کو ساتھ لے جایا کرتے تھے۔بعض لوگوں نے اعتراض کر دیا کہ میاں اللہ رکھا جو پڑھا لکھا نہیں اس کو ہمیشہ ساتھ کیوں لے جاتے ہیں۔یہ سن کر مولوی صاحب نے فرمایا کہ تقریر کے بعد بعض اوقات فساد ہو جاتا ہے اور بہت سارے لوگ سٹیج چھوڑ کر ادھر اُدھر ہو جاتے ہیں اور جب لوگ میری طرف دوڑتے ہیں اس وقت میاں اللہ رکھا بعض اوقات اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر ڈانگ چلا کر میری حفاظت کرتا ہے اور صورت حال چاہے کتنی بھی خطرناک ہو جائے وہ ساتھ نہیں چھوڑتا۔اس کے بعد پھر کسی نے اعتراض نہ کیا۔

محمد نگر لاہور میں احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر: ہم لوگ مستقل رہائش کے لئے گاؤں سے لاہور آ گئے جس کی بڑی وجہ میری تعلیم تھی۔شروع میں تو نماز ایک گھر میں پڑھی جاتی تھی مگر بعد جلد ہی دادا جان مرحوم نے بیت الذکر بنانے کی خواہش کا اظہار کیا اور سب احمدیوں نے اپنی اپنی ہمت کے مطابق چندہ دیا اور پارٹیشن کے بعد لاہور کی پہلی احمدیہ بیت الذکر محمد نگر میں بن گئی۔میں نے دادا جان کو 75 سال کی عمر میں اس بیت الذکر کی تعمیر میں نوجوانوں کی طرح کام کرتے ہوئے دیکھا وہ اس بیت الذکر کے ڈیزائنر بھی تھے،معمار بھی تھے اور مزدور بھی تھے۔اب محمد نگر میں بیت الذکر کی چند سال قبل تعمیر نو ہو چکی ہے اور یہ بیت الذکر آباد ہے۔دادا جان مرحوم 1960ء میں فوت ہوئے اور محمد نگر لاہور میں ہی دفن ہوئے۔اللہ تعالیٰ آپ سے خاص شفقت کا سلوک فرمائے اور اپنے قرب کے بلند ترین درجات عطا فرمائے آمین۔یہاں یہ بھی لکھنا چاہتا ہوں کہ احمدیوں کے علاوہ محمد نگر کے غیر از جماعت لوگوں نے بھی قبرستان میں آپ کا جنازہ پڑھا تھا۔محمد نگر ایک زمانے میں احمدیوں کا محلّہ بھی کہلاتا تھا۔1953ء میں یہاں احمدیوں کے 36 گھر تھے اور فسادات کے دوران غیر از جماعت نوجوانوں نے احمدی گھروں کے باہر پہرے دیئے۔یہ تھی وہ برکت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح موعودؑ کے ایک غلام کے لگائے ہوئے پودے کو عطا فرمائی۔ایسے بزرگوں کے حالات قلمبند کرنے کے دو بڑے مقاصد ہوتے ہیں۔پہلا یہ کہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے اور دوسرا یہ کہ احمدیوں کی پانچویں اور چھٹی نسل کو یہ معلوم ہو جائے کہ کیسے کیسے لوگ تھے جن کو خدا اپنے پیارے مسیح موعودؑ کی غلامی میں لایا۔یقیناً ان بزرگوں کی زندگیاں آج کی نوجوان نسل کیلئے مشعل راہ ہیں۔غالب نے بھی کیا خوب کہا ہے؛

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں   خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

ضلع ساہیوال کا مختصر تاریخی پس منظر

مکرم سلطان نصیر احمد صاحب ربوہ

ساہیوال شہر سے تقریباً 30 کلومیٹر دُور ہڑپہ کا قصبہ واقع ہے۔ وہاں ایک پُرانے شہر کے آثار ملے ہیں۔ ان آثار سے پتہ چلا ہے کہ آج سے کوئی چار ہزار سال پہلے بھی اس علاقہ کے لوگ بہت ترقی کر چکے تھے۔ ان کی گلیاں اور بازار کھلے اور صاف تھے۔ وہ لوگ صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ مسلمانوں کے آنے سے قبل اس علاقہ میں ہندو آباد تھے۔ جب مسلمان آ کر یہاں آباد ہوئے تو اُن کے اچھے کام دیکھ کر بہت سے ہندو مسلمان ہو گئے۔

مسلمان بادشاہ دہلی میں رہتے تھے۔ اس وقت اس علاقہ کا صدر مقام دیپال پور تھا۔ یہاں مسلمان بادشاہوں نے قلعہ بنوایا۔ جہاں ہر وقت فوج موجود رہتی تھی۔ ایک مسلمان بادشاہ فیروز شاہ تغلق نے یہاں ایک مسجد بنوائی۔ اُس نے دریائے ستلج سے ایک نہر بھی نکالی۔ جس سے زراعت کو بہت ترقی ہوئی۔ بعد میں بابر بادشاہ نے ان علاقوں کو جو آج کل پاکستان اور بھارت میں شامل ہیں فتح کر کے مُغلیہ خاندان کی حکومت قائم کی۔ اس خاندان نے تقریباً تین سو سال تک اس علاقہ پر حکومت کی۔ مسلمانوں کے دور میں اس علاقہ نے خوب ترقی کی۔ اور لوگ خوشحال ہو گئے۔ جب مغلوں کی حکومت کمزور پڑ ی تو سکھوں کے راجا رنجیت سنگھ نے قبضہ جمالیا۔ مگر سکھوں کی یہ حکومت زیادہ عرصہ قائم نہ رہ سکی۔ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد انگریزوں نے سکھوں کو شکست دیکر حکومت پر قبضہ کرلیا۔ اس طرح ضلع ساہیوال بھی انگریزوں کے ماتحت آ گیا۔ انگریزوں نے پہلے پاکپتن کو ضلع کا صدر مقام بنایا کچھ عرصہ بعد ضلعی دفاتر ساہیوال آ گئے۔ اس وقت کے پنجاب کے گورنر کا نام "منٹگمری" تھا۔ اس شہر کا نام بھی گورنر کے نام پر "منٹگمری" رکھ دیا گیا۔ ضلع ساہیوال کے لوگوں نے بھی ملک کے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر آزاد مملکت پاکستان حاصل کرنے کی کوشش میں قائداعظم محمد علی جناح کا ساتھ دیا۔ اور انگریزوں سے آزادی حاصل کرنیکی خاطر قربانیاں بھی دیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزوں کو اس ملک سے جانا پڑا اور مسلمانوں کا اپنا ایک الگ ملک پاکستان معرض وجود میں آیا۔ ملک پاکستان کی حدود میں شامل ہونیکی وجہ سے ضلع ساہیوال کو بھی انگریزوں سے آزادی حاصل ہوئی۔

ابتداء میں چونکہ یہاں ساہی قوم آباد تھی۔ اسی وجہ سے اس شہر کا نام "ساہیوال" رکھا ہوا تھا جسے انگریزوں نے منٹگمری میں تبدیل کر دیا تھا۔ 14 رنومبر 1966ء کو گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ خاں نے عوام کے مطالبہ پر اس شہر کا نام "منٹگمری" کی بجائے دوبارہ "ساہیوال" رکھ دیا۔

جماعت کو بیدار رکھنے کے لئے جماعتی رسائل واخبارات کو پڑھنا، پڑھوانا انصار اللہ کی ذمہ داری ہے

قائد اشاعت مجلس انصار اللہ پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''بیداری کے قیام کے لئے دوسری اہم چیز یہ ہے کہ جو رسالے اور اخبار مرکز سے شائع ہوتے ہیں۔وہ کثرت سے پڑھے جائیں۔میں سمجھتا ہوں کہ ہر احمدی کے کان میں وہ باتیں پڑنی چاہئیں کہ جن کی اشاعت مرکز سے ہوتی ہے۔مرکزی اخبار اور رسالوں میں ایک تو کچھ اپیلیں کی جاتی ہیں مثلاً بتایا جاتا ہے کہ بعض جماعتیں اپنے وعدوں کے مطابق اور اپنی ذمہ داریوں کے مطابق چندے نہیں دے رہیں یا بعض جگہوں پر (بیوت الذکر) نہیں ہیں وہاں (بیوت الذکر) ہونی چاہئیں یا بعض جگہ تربیت کے کام میں سستی ہے۔وہاں اس طرف توجہ ہونی چاہئے۔اگر جماعت کو یہ پتہ ہی نہ لگے کہ کس جگہ کس قسم کا نقص یا خامی واقع ہوگئی ہے تو وہ اُسے دور کرنے کی طرف متوجہ کیسے ہو سکتے ہیں اسی طرح اگر جماعت اپنے اخبار اور رسالوں کو نہ پڑھے تو انہیں کیسے علم ہو کہ اللہ کس رنگ میں اور کس کثرت کے ساتھ اپنی رحمتیں جماعت احمدیہ پر نازل کر رہا ہے اور رحمتوں کی اس بارش کے نتیجہ میں ہم پہ جو پہلی اور عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔وہ اللہ کی حمد کرنا اور اس کا شکر بجالانا ہے۔لیکن اگر احباب جماعت کو ان رحمتوں کا علم ہی نہ ہو تو حمد اور شکر بجالانے کی ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ کیسے بجالائیں گے۔

میرے اس دورہ کے نتیجہ میں جو پچھلے دنوں میں نے یورپ کا کیا تھا۔جماعت احمدیہ نے خدا تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کو دیکھا یعنی انہوں نے دیکھا جنہوں نے اخبار پڑھے ہمارے اخبار میں بھی ان تمام رحمتوں کا ذکر اس رنگ میں نہیں آسکا جس رنگ میں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہم پر ہوا۔ابھی پرسوں ہی امام کمال یوسف نے مجھے 164 تراشے اخباروں کے بھیجے ہیں۔صرف ڈنمارک کی ان اخباروں کے تراشے ہیں جن میں (بیت) ''نصرت جہاں'' کے افتتاح کی خبریں شائع ہوئیں۔یا انہوں نے ایڈیٹوریل لکھے یا نوٹ دیئے یا مضامین لکھے اس سلسلہ میں۔اور انہوں نے لکھا ہے کہ یہ تراشے صرف یہاں کے اخباروں کے ہیں۔وہ کہتے ہیں میں نے چرچ کی ہر بلیٹن دیکھی تو نہیں۔لیکن میرا یہ اندازہ ہے کہ چرچ کی ہر بلیٹن نے ہماری (بیت) کے افتتاح کا ذکر کیا ہے۔اس پر نوٹ لکھے ہیں۔اب یہ ساری باتیں ہمارے اخباروں میں نہیں آئیں۔لیکن جتنی باتیں ہمارے اخبار میں آئی ہیں۔اس کے نتیجہ میں بھی ہمارے دل میں اپنے ربّ اور پیدا کرنے والے کے لئے حمد اور شکر کے جذبات پیدا ہونے چاہئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ساری عمر ان رحمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتے رہیں۔تب بھی ہم حمد اور شکر کا حق ادا نہیں کر سکتے۔بعض نادان یہ خیال کر سکتے ہیں۔کہ جو رحمتیں اور جو فضل اور جو برکات سماوی اللہ نے اس زمانہ میں نازل کیں۔وہ کسی ایک شخص پر تھیں۔یہ خیال بالکل غلط ہے۔اللہ کی وہ ساری رحمتیں

جماعت احمدیہ پر تھیں۔ساری جماعت ایک جان ہو کر اور ایک وجود بن کر خدا کے حضور دعاؤں میں لگی ہوئی تھی۔اللہ نے جماعت کی دعاؤں کو سنا اور جماعت پر اپنی رحمت کی بارش نازل کی۔کسی ایک فرد واحد پر نہیں اور اس رحمت کے نزول کے بعد جماعت پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد پہلے سے کہیں زیادہ کرنے لگے اور اس کا شکر بجالائے تا کہ مزید رحمتوں کا نزول آسمان سے ہم پہ ہوتا رہے لیکن اگر جماعت کو ان چیزوں کا علم ہی نہ ہو تو حمد اور شکر کے جذبات کیسے پیدا ہوں گے۔

تو جماعت میں بیداری قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد بڑا بھی اور چھوٹا بھی۔مرد بھی اور عورت بھی۔جماعت کے اخبار اور رسالوں کو پڑھنے کی عادت ڈالے یا جو نہیں پڑھ سکتے۔ان کو سنانے کا انتظام کیا جائے۔جب تک جماعت کے دوستوں کو یہ پتہ ہی نہیں لگے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور فضلوں کے نزول کے ساتھ ترقیات کی راہوں پر کس طرح کس تیزی کے ساتھ اور بلندیوں کی کس سمت میں ہمیں لے جا رہا ہے۔ہم اس کا شکر بجا نہیں لا سکتے۔یہ ممکن ہی نہیں ہے ہمارے دلوں میں وہ جذبہ ہی نہیں ہو سکتا۔

تو جماعت کو بیدار رکھنے کے لئے مرکز کے اخباروں اور رسالوں کا پڑھنا ضروری ہے اور ان اخباروں اور رسالوں کو پڑھنا اور پڑھوانا یہ انصاراللہ کی ذمہ داری ہے۔یہ ذمہ داری انصاراللہ پر ہے کہ انہوں نے جماعت کو بیدار رکھنا ہے۔انہوں نے جماعت کو بیدار رکھنا ہے تو جس وقت آپ یہاں سے تشریف لے جائیں۔ہر ضلع کے نمائندے تو آئے ہوئے ہیں۔ضلعی نظام اس بات کی طرف خاص توجہ دے کہ ہر احمدی کو ان فضلوں اور رحمتوں کی واقفیت ہوتی رہے۔جو اللہ تعالیٰ جماعت پر ہمیشہ نازل کرتا رہا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے۔بیداری پیدا کرنے کے لئے یا جماعت کو بیدار کرنے کے بعد بیداری قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہر فرد واحد مرکز اور خلافت سے پختہ وابستگی رکھے۔خلافت سے وابستگی رکھنے کا جب میں کہتا ہوں تو میری مراد کیا ہے۔اس پر تفصیل کے ساتھ میں کچھ باتیں بیان کرنے کے بعد بتاؤں گا۔بہر حال جماعت میں بیداری پیدا کرنے کے لئے اور بیداری قائم رکھنے کے لئے مرکز میں کثرت سے آنا۔مرکز کے اخبارات کو کثرت سے پڑھنا اور خلافت اور مرکز سے وابستگی رکھنا یہ ضروری ہے اور اس کے لئے ہمیں بہر حال جدوجہد کرنی پڑے گی اور جدوجہد کرنی چاہئے۔کیونکہ یہ ہمارا فرض ہے۔ہمارا حق ہے۔ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے" (سبیل الرشاد جلد دوم صفحہ 65-67)

کتاب خرید کر پڑھنا بھی صدقہ جاریہ ہے (حضرت مصلح موعود)

انصار سے قیادت اشاعت کی کتب خرید کر پڑھنے کی درخواست ہے

(مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

محترم سید عبدالحی صاحب مرحوم

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب، ربوہ

جنوری 1989ء میں خاکسار کی شعبہ تاریخ احمدیت میں تقرری ہوئی۔ محترم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت ہونے کے ناطے اس شعبہ کے بھی نگران تھے یہ شعبہ بھی اس لحاظ سے تقریباً تیئس برس تک آپ سے واسطہ رہا۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت کی نظر میں بھی آپ کی بہت قدر و منزلت تھی۔ متعدد مرتبہ آپ نے اس بات کا اظہار کیا کہ خدا تعالیٰ کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے کہ محترم شاہ صاحب جیسا مہربان افسر ہمیں عطا فرمایا ہے۔ دوسری طرف محترم سید عبدالحی شاہ صاحب بھی حضرت مولوی صاحب کا بہت احترام کرتے تھے۔

دفتری کاموں کے سلسلہ میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب زیادہ تر خاکسار کو آپ کے پاس بھجوایا کرتے تھے۔ آپ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود خوشدلی سے ملتے اور وقت دیتے تھے۔ ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے کسی بھی وجہ سے وقت دینے سے انکار کیا ہو۔ ہر دم آپ کو ہمدردی کے جذبہ سے سرشار پایا۔ اور ادب اور احترام کے رنگ میں معاملہ کرتے دیکھا۔ اپنے اعلیٰ و ارفع اخلاق کے اظہار کی راہ میں آپ نے کسی عہدہ اور مرتبہ کو رکاوٹ نہ بننے دیا۔ آپ کی گفتگو نپی تلی، جامع مانع اور با مقصد ہوتی تھی۔ آپ کا انداز دھیما اور سلجھا ہوا مزاج شگفتہ اور شیریں تھا۔

آپ کو ایک مخلص، بےنفس اور خاموش مجاہد سلسلہ پایا جو سب کا ہمدرد اور سب کا خیر خواہ ہو۔ اتنے شعبوں کا سربراہ ہونے کے باوجود کسی قسم کا تکبر یا نخوت آپ میں نظر نہ آئی۔ جماعتی کاموں کے سلسلہ میں آپ کی بے لوث راہنمائی حاصل رہی خصوصاً جب تاریخ احمدیت کی جلدوں کے انڈیکس تیار کرنا ہوتے تھے تو آپ کی وسیع معلومات سے مستفید ہوتا رہا۔ آپ کے مشورے ہمیشہ مفید، ماہرانہ اور عالمانہ ہوتے تھے۔

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کی بڑی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ دفتر کے لئے اکثر اوقات چیزوں کی خریداری کے لئے آپ سے اجازت لیتے تھے۔ جس چیز کے خریدنے کی قواعد اجازت دیتے وہ چاہے ہزاروں کی ہوتی اجازت دے دیتے۔ ایک دفعہ ایک چیز کا بل صرف تیس روپے تھا آپ نے منظور نہ فرمایا اور اپنے ہاتھ سے تحریری جواب بھجوایا کہ انجمن کے قواعد میں دفتر کے لئے یہ چیز خریدنے کی اجازت نہیں۔ تاریخی نوعیت کے مسودات جن کا تعلق سیرت وغیرہ سے ہوتا ان کی منظوری دینے سے پہلے ان کا جائزہ لینے کے لئے شعبہ تاریخ احمدیت میں بھجوا دیتے۔

چنانچہ مسودات پر ہماری مرسلہ رپورٹ وغیرہ احباب کو بھجوا دیتے تاکہ اس کے مطابق اصلاح کر لی جائے۔ جب اصلاح ہو کر مسودہ آتا تو دوبارہ چیکنگ کے لئے ہمیں بھجوا دیتے تھے۔

ذاتی طور پر تو آپ کی کسی سے ناراضگی نظر نہ آئی۔ البتہ جماعتی کاموں کے سلسلہ میں اگر کسی سے ناراض ہوئے تو اگلے مرحلہ میں وہ ناراضگی کہیں نظر نہ آتی تھی۔ آپ نے اپنے سینہ کو حسد، بغض اور کینہ سے ہر دم پاک و صاف رکھا۔ باوجود اس کے کہ آپ ہمارے افسر تھے۔ پھر بھی آپ سے بات بڑی بے تکلفی سے کی جا سکتی تھی۔ آپ کی نرمی، شفقت اور مروت کی وجہ سے آپ سے ایک تعلق اور لگاؤ تھا۔

ایک دفعہ آپ ہسپتال میں داخل تھے۔ خاکسار نے خواب میں دیکھا ''کہ آپ دفتر میں کام کر رہے ہیں''۔ جو آپ کی شفایابی کی طرف صاف اشارہ تھا۔ جو بعد میں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورا ہوا۔

آپ کی خوبیوں اور خدمات پر دربار خلافت سے جو تعریفی سند آپ کو عطا ہوئی وہ بہت بڑا اعزاز ہے جس کا شکر ادا نہیں ہوسکتا۔ آپ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پورا خطبہ ارشاد فرمایا جو آپ کے ذکر خیر پر مبنی تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز آپ کے لئے اور آپ کے خاندان کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک کرے۔ آمین

ایک ایمان افروز واقعہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں کہ:

''مکرم مولوی عبدالمغنی صاحب مرحوم آف قائم گنج ضلع فرخ آباد یوپی 1912ء میں ہجرت کر کے قادیان تشریف لے آئے تھے۔ آپ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ نہایت درجہ اخلاص رکھتے تھے اور سلسلہ کی ہر چھوٹی بڑی خدمت کو بڑی توجہ اور سرگرمی سے ادا کرتے تھے۔ ملکی تقسیم کے بعد انہیں اوپر تلے 2 جوان بچوں کی وفات کا صدمہ پہنچا۔ ان میں سے ایک بچے کی وفات ان ایام میں ہوئی جب حضرت صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا۔ وہ بچے کا جنازہ لاہور سے ربوہ لا رہے تھے کہ ایک عزیز نے جسے ان کے بیٹے کی وفات کا علم نہ تھا ان سے بچہ کی خیریت پوچھی مولوی صاحب نے جواب میں کہا پہلے حضرت صاحب کی خیریت بتاؤ اور جب یہ معلوم ہوا کہ حضور خیریت سے ہیں تو بلند آواز سے کہا الحمد للہ! اور اس کے بعد پوچھنے والے کو بتایا کہ بچہ کا جنازہ ربوہ لے کر جا رہا ہوں''

(روزنامہ الفضل 16 ستمبر 1955ء)

مرسلہ: مکرم فرحان احمد صاحب

استقامت

مکرم طاہر محمود صاحب کراچی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَ مَنْ تَابَ مَعَكَ (سورۃ ہود آیت 113)

ترجمہ: اے رسولؐ تجھے اور ان لوگوں کو جو گناہوں کو چھوڑ کر تیرے ساتھ آ ملے ہیں۔ استقامت کا حکم دیا جاتا ہے۔

اے رسولؐ اور اس کے ساتھیو! تم ہر حال میں خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند رہو اور کسی حال میں بھی اپنے رب کریم سے بے وفائی نہ کرو۔

رسول کریمؐ کے دربار میں ایک شخص آیا۔ اس نے آپؐ سے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ یعنی تو کہہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر استقامت اختیار کر۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایمان کے بعد پھر اس پر مستقل مزاجی سے قائم رہنے کو بہت زیادہ اہمیت دی اور اس امر کی صحابہؓ کو تلقین فرمائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام استقامت کی وضاحت یوں بیان فرماتے ہیں۔

''استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں ذلت پر خوش ہو جائیں۔ موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دے۔ نہ اس وقت خدائی بشارتوں کے طالب ہوں کہ وقت نازک ہے۔ اور باوجود سراسر بے کس اور کمزور ہونے کے اور کسی تسلی کے نہ پانے کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور ہر چہ بادا باد کہہ کر گردن کو آگے رکھ دیں اور قضاء و قدر کے آگے دم نہ ماریں اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاویں جب تک کہ آزمائش کا حق پورا ہو جائے۔ یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی رسولوں اور نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی خاک سے اب تک خوشبو آ رہی ہے''

(......اصولوں کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد نمبر 10 ص 420)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں استقامت اختیار کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو یہ اعلان کرتے

ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس عہد بیعت پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں اور ان کے پائے ثبات میں کسی قسم کی لغزش نہیں آتی ۔ وہ موت کو مسکراتے ہوئے قبول کرتے ہیں ۔فرمایا یہ وہی لوگ ہیں کہ اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لئے ہزار مصائب جھیلتے ہیں ۔ مگر اپنے پیارے رب سے ہرگز بے وفائی نہیں کرتے ۔فرمایا ایسے لوگوں پر خدا کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے ۔(حم السجدہ)

استقامت کے میدان میں اعلیٰ نمونہ دکھانے والے خدا تعالیٰ کے انبیاء ہیں اور پھر ان انبیاء میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔

حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات حسنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو اس کا اندازہ بھی نہیں کرسکتے ۔دل کانپ اٹھتا ہے جب ان کا تصور کرتے ہیں ۔اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی ،فراخدلی ،استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ لگتا ہے کیسا کوہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لحہ سست اور غمگین نہیں ہوا ۔وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کرسکیں'' (ملفوظات جلد اول ص 516)

صدق و وفا اور استقامت کے میدان میں حضرت ابراہیمؑ کا نمونہ بھی قابل رشک ہے ۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَإِذِ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۔ (البقرہ آیت 125)

فرمایا ابراہیمؑ کو آپ کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ آزمایا اور حضرت ابراہیمؑ ان ابتلاؤں اور امتحانوں میں استقامت کا مضبوط پہاڑ بن گئے اور کامیاب و کامران ٹھہرے ۔تب اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں آپ کو لوگوں کے لئے امام بناؤں گا۔نمونہ بناؤں گا ۔

حضرت مسیح موعودؑ استقامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

''استقامت ایک ایسی چیز ہے کہ کہتے ہیں اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں یہ استقامت ہی تو تھی کہ خواب میں حکم ہوا کہ بیٹا ذبح کر ۔حالانکہ خواب کی تعبیر اور تاویل بھی ہوسکتی تھی ۔مگر اللہ تعالیٰ پر ایسا ایمان اور دل میں ایسی قوت ہے کہ یہ حکم پاتے ہی معاً تعمیل کے واسطے تیار ہوگئے اور اپنے ہاتھ سے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے لگے ۔آجکل اگر کسی کا بچہ امراض میں مبتلا رہ کر مر جائے تو خدا تعالیٰ کی نسبت ہزار ہا شکوک پیدا ہو جاتے ہیں اور شکوہ و شکایت کے لئے زبان کھولتے ہیں ۔لیکن ایک ابراہیمؑ ہے کہ بیٹے کی محبت کو کچل ڈالا اور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے کو تیار ہو گیا ۔ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا ایسے آدمیوں کے کلمات طیبات قرار دیئے جاتے ہیں اور ان کو ذریعہ دعا ،ان کے کپڑوں کو متبرک قرار دیا جاتا ہے'' (ملفوظات جلد اول ص 516)

وہ لوگ جو اپنے نفسوں پر موت وارد کرکے خدا تعالیٰ سے اعلیٰ اور ارفع تعلق قائم کرلیتے ہیں ان کی استقامت بھی

نہایت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے وہ اپنی استقامت کے عظیم جوہر سے ساری دنیا کو حیران کر ڈالتے ہیں۔اور ساری دنیا کے لئے اعلیٰ نمونہ قرار دیئے جاتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''وہ آزمایا جاتا اور دکھ دیا جاتا ہے اور طرح طرح کے امتحانات اس کو پیش آتے ہیں اور ایسی مصائب اور تکلیف اس پر پڑتی ہیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر پڑتیں تو انہیں نابود کر دیتیں اور اگر وہ آفتاب اور ماہتاب پر وارد ہوتیں تو وہ بھی تاریک ہو جاتے۔لیکن وہ ثابت قدم رہتا ہے اور تمام سختیوں کو بڑی انشراح صدر سے برداشت کر لیتا ہے۔اگر وہ ہاون مصائب میں پیسا بھی جائے اور غبار سا کیا جائے تب بھی اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ کے اور کوئی آواز اس کے اندر سے نہیں آتی''

(دافع آئینہ کمالات (۔)، روحانی خزائن جلد5 ص236-237)

صحابہؓ نے بھی بڑی قربانیاں دیں اور وہ استقامت کا پہاڑ نظر آتے ہیں۔حضرت بلالؓ کو تپتی ریت پر لٹایا گیا اور اس گرمی کی شدت میں پتھر ان کے سینے پر رکھ دیا جاتا لیکن انہوں نے ایسی استقامت دکھائی کہ دشمن کبھی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو استقامت کا مجسم نمونہ بنایا۔آپ کی ساری زندگی ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ساری زندگی آپ بے شمار مصائب اور ابتلاؤں کا شکار رہے۔مگر ہر لحہ آپ کی روح حیرت انگیز طور پر شیر کے طور پر آگے بڑھتی رہی۔آپ نے کیسے پرشوکت انداز میں یہ اعلانات فرمائے۔

''اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذا اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا'' (انوار(۔) ص23)

''کسی ابتلا سے ان کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگر چہ ایک ابتلاء نہیں کروڑہا ابتلاء ہو۔ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔'' (انوار(۔) ص23)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدق ووفا و استقامت کے پیکر حضرت اقدس صاحبزادہ عبداللطیف شہید کی استقامت کا ذکر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں پر اس طرح ذکر کیا ہے۔

''انہوں نے میری تصدیق کے لئے کابل کی سرزمین میں امیر کابل کے حکم سے جان دی۔ان کو کئی مرتبہ امیر نے فہمائش کی کہ اس شخص کی بیعت اگر چھوڑ دو تو پہلے سے زیادہ آپ کی عزت کی جائے گی مگر انہوں نے کہا کہ میں جان کو ایمان پر مقدم نہیں رکھ سکتا آخر انہوں نے اس کی راہ میں جان دی اور کہا اس راہ میں خدا کی رضامندی کے لئے جان دینا پسند کرتا ہوں۔تب وہ پتھروں سے سنگسار کئے گئے اور ایسی استقامت دکھلائی کہ ایک آہ بھی ان کے منہ سے نہ نکلی''

(روحانی خزائن جلد22 صفحہ 211,210)

آج خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام استقامت کے نمونے دکھا رہے ہیں اور تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔اس الٰہی جماعت کو مسلسل بے شمار ابتلاؤں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔استقامت کے لئے ضروری ہے

کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چنتا ہے وہ اُس کے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو بھی عزت دیتا ہے'' (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

''انڈونیشیا میں سرِ عام پولیس کی نگرانی میں اور ریاستی کارندوں کی نگرانی میں دہشتگردی کا نشانہ بنا کر اور اذیت دے دے کر احمدیوں کو شہید کیا گیا لیکن ایمان کی حفاظت کرنے والوں اور استقامت کے پتلوں نے اپنے جسم کے روئیں روئیں پر زخم کھالیا۔ ایک ایک انچ پر زخم کھالیا لیکن ایمان کو ضائع نہیں ہونے دیا...... یہ نام نہاد علماء جو رحمۃ للعالمین کے نام کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں، مجرموں کے کٹہرے میں سب سے پہلے کھڑے کئے جائیں گے اور احمدیوں کا ایمان اور صبر اور استقامت ایک شان کے ساتھ چمک رہا ہو گا...... پس احمدیوں کو اس بات کی فکر نہیں۔ اُنہیں پتہ ہے کہ انجام کار اُنہی کی فتح ہے۔ قربانیاں تو قومیں دیتی ہیں، وہ بھی دے رہے ہیں۔ لیکن ان قربانیوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ اس لئے یہ قربانیاں جو احمدی دیتے رہے ہیں، اب بھی دے رہے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے یہ کوئی بلا مقصد اور معمولی قربانیاں نہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان میں سب سے زیادہ ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہو رہی ہیں۔ حکومت کے ارباب حل وعقد چاہے کہتے رہیں، لیکن آج بھی ریاستی کارندے اپنے زیر سایہ دہشتگردی کر رہے ہیں۔ ان کارندوں کی دہشتگردی آج بھی احمدیوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنا رہی ہے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 اپریل 2012ء خطبات مسرور جلد 10 صفحہ 213,212)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

شذرہ

جناب عطاء الحق قاسمی لکھتے ہیں:
مجھے آج ہی ایک نظم موصول ہوئی ہے جس پر شاعر کا نام درج نہیں ۔اس نظم کو غور سے پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ کہیں یہ مذاکرات اسی سوچ کے حامل افراد سے تو نہیں ہونے جا رہے؟

جو ہم کہتے ہیں یہ بھی کیوں نہیں کہتا
یہ کافر ہے!
ہمارا جبر یہ ہنس کر نہیں سہتا
یہ کافر ہے!
یہ انساں کو مذاہب سے پرکھنے کا مخالف ہے
یہ کافر ہے!
یہ نفرت کے قبیلوں میں نہیں رہتا
یہ کافر ہے!
بہت بے شرم ہے یہ ماں
جو مزدوری کو نکلی ہے
یہ بچہ بھوک ایک دن کی نہیں سہتا
یہ کافر ہے!
یہ بادل ایک رستہ پر نہیں چلتے
یہ باغی ہیں
یہ دریا اس طرف کو کیوں نہیں بہتا
یہ کافر ہے!

ہیں مشرک ہوائیں
روز یہ قبلہ بدلتی ہیں
گھنا جنگل انہیں کچھ بھی نہیں کہتا
یہ کافر ہے!
یہ تتلی فاحشہ ہے
پھول کے بستر پہ سوتی ہے
یہ جگنو شب کے پردے
میں نہیں رہتا
یہ کافر ہے!
شرعاً تو یوں کسی کا گنگنانا
بھی نہیں جائز
یہ بھنورا کیوں بھلا پھر
چپ نہیں رہتا
یہ کافر ہے!

(روزنامہ جنگ 3 فروری 2014ء اداریتی صفحہ)

مرسلہ مکرم راجا نصر اللہ خان صاحب

فرسٹ ایڈ بکس

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب

حادثات یا اچانک کوئی جسمانی تکلیف کسی بھی جگہ پیش آسکتی ہے۔چونکہ انسان کا زیادہ وقت گھر پر یا دفتر میں یا راستہ طے کرنے میں گزرتا ہے۔اس لیے حادثات سے واسطہ بھی زیادہ تر انہی جگہوں پر پڑتا ہے لیکن ان مقامات پر اکثر ڈاکٹر یا ادویات کے نہ ہونے کی وجہ سے فوری طبی مدد میسر نہیں ہوتی۔جبکہ ڈاکٹر کے آنے سے پہلے یا ڈاکٹر تک مریض کو لے جاتے ہوئے مریض کی فوری طبی مدد نہایت ہی اہم ہوتی ہے۔یہ نہ صرف درد یا تکلیف کم کرتی ہے بلکہ زندگی بچانے میں بھی مدد دیتی ہے۔لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ گھر میں، دفتر میں اور اسی طرح اپنی سواری وغیرہ میں فرسٹ ایڈ بکس موجود ہو۔موجودہ حالات میں تو ہر اہم جگہ بالخصوص بیوت الذکر اور تعلیمی اداروں میں بھی اس کی موجودگی نہایت ضروری ہو چکی ہے تا کہ کسی ناگہانی حادثے، چوٹ لگنے، زخمی ہو جانے یا اچانک بیماری کی وجہ سے پیدا ہونے والی ہنگامی حالت میں کام آسکے۔روزمرہ پیش آنے والی چھوٹی موٹی تکالیف کے لئے بھی اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔چنانچہ ہر گھر میں فرسٹ ایڈ بکس ضرور رکھنا چاہئے۔اور مخلوقِ خدا کی بے لوث خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایک خادم یا ناصر کے پاس تو اس کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

بکس کیسا ہونا چاہئے؟ بڑے شہروں میں سرجیکل آلات کی دکانوں سے خالی فرسٹ ایڈ بکس مل جاتا ہے۔لیکن درمیانے سائز کا گتے، پلاسٹک، دھات یا لکڑی سے بنا ہوا کوئی بھی ڈبہ جو صاف ستھرا ہو اس غرض کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔تاہم یہ ضروری ہے کہ اس کا ڈھکن اچھی طرح بند ہو سکے تا کہ اس کے اندر گرد وغیرہ جانے نہ پائے۔

کہاں رکھنا چاہئے؟ فرسٹ ایڈ بکس کو ایسی جگہ رکھیں جو چھوٹے بچوں کی پہنچ سے دور ہو لیکن جہاں سے بوقتِ ضرورت آسانی سے مل سکے اور گھر کے ہر ذمہ دار فرد کو اس کے بارے میں علم ہو تا کہ اسکی تلاش میں وقت ضائع نہ ہو۔

کب چیک کرنا چاہئے؟ فرسٹ ایڈ بکس کو گاہے بگاہے چیک کرتے رہنا چاہئے۔اگر کوئی دوا خشک ہو گئی ہو یا خراب ہو گئی ہو یا ادویات Expiry ہو گئی ہوں تو وہ ادویات نکال کر اُن کی جگہ نئی ادویات رکھ دیں۔

فرسٹ ایڈ بکس میں موجود ضروری اشیاء

(ا) طبی اوزار اور سامان ● چھوٹی قینچی (Scissors) ● چمٹی یا ٹویزر (جس کے سرے چپٹے ہوں) (Tweezers)
● ریزر اور بلیڈ (Razor and blade) ● تھرمامیٹر (Thermometer) ● سیفٹی پنز (Safety pins)
● صاف روئی کا بنڈل (Cotton) ● پھاہا یا گاز (Gauze) ● پٹیاں ہر قسم کی (Bandages) بشمول فرسٹ ایڈ بینڈ ایج چپکنے والی
● چپکنے والی ٹیپ (Sticking plaster) ● کھپچیاں (Splints) یا کم از کم ایک فٹ لمبا پیمانہ
● پولی تھین دستانے (Polythene gloves)

(ب) دیگر اشیاء ● بال پوائنٹ ● نوٹ بک یا رائٹنگ پیڈ ● گلاس ● چمچ ● ایمرجنسی لائٹ ● فہرست ایمرجنسی فون نمبرز

(ج) ایلو پیتھک ادویات

● عام جسمانی درد یا بخار کی صورت میں	Tab. Paracetamol
● پیٹ درد کے لئے	Tab. Hyoscine/ Buscopan/ Anafortan
● الرجی، موسمی نزلہ، زکام وغیرہ کے لئے	Tab. Piriton
● چکروں اور قے روکنے کے لئے	Tab.Stemetil
● معدے میں جلن یا تیزابیت دُور کرنے کے لئے	Tab. Trisil/ Gellusil
● سکون یا نیند کے لئے	Tab. Valium / Lexotanil
● سینہ میں درد یا دل کی تکلیف کے لئے	Tab. Angisid

لوشنز مائعات ٹنکچر آیوڈین (Tr.Iodine)/ پائیوڈین (Pyodine)، زخم صاف کرنے کیلئے سپرٹ (Spirit) روئی پر لگا کر ڈیٹول کے چند قطرے ایک کپ پانی میں ملا کر زخم وغیرہ صاف کرنے کیلئے، ٹنکچر بینزوئن کو (Tr.Benzoin co) چھوٹے زخم کو صاف کرنے کے بعد ہلکی سی روئی رکھ کر اس پر یہ دوا لگانے سے زخم سیل (seal) کیا جا سکتا ہے۔

متفرق ادویات

● گیلے زخم یا رِسنے والے زخم کو خشک کرنے کے لئے	Furacin / Cicatrin powder
● خشک زخم پر لگانے کے لئے	Polyfax Skin Ointment
● جسم کا کوئی حصہ جل جانے یا کٹنے کی صورت میں	Burnol
● موچ وغیرہ آنے کی صورت میں	Iodex / Wintogeno
● بند ناک کو کھولنے کے لئے	Vicks Vaporub
● بہت زیادہ اسہال/ پتلے پاخانے آنے کی صورت میں	ORS(نمکول)
● اسہال کو دُور کرنے کے لئے	اسپغول کا چھلکا قبض یا

ہومیو ادویات

● چوٹ یا اچانک درد کے لئے	Aconite 200/1000	Arnica 200/1000
● شدید پیٹ درد کے لئے	Colocynth 30	Belladonna
● دستوں کی بیماری کے لئے	Colocynth 30	Podophyllum 30
● شدید دمہ کے لئے	Carbo Veg 200	Arsenic 200 or Aconite 200

● کانٹا یا شیشہ وغیرہ چُبھ جانے کی صورت میں (اگر وہ آسانی سے باہر نہ نکل سکے) Silicia 6x

● اُلٹیاں روکنے کے لئے	Ipeac 30 ● بندش پیشاب کے لئے	Causticum 200
● کان درد کے لئے	Pulstilla 30/2000 ● دانت درد کے لئے	Kreosote 30/2000

● غشی یا بے ہوشی ہونے کی صورت میں CarboVeg 200/1000

2014ء میں ماہنامہ انصاراللہ کیلئے اضلاع ومجالس کی مساعی

(قیادت اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

کارگزاری علاقہ جات

- **مثالی علاقہ جو خریداری اور ادائیگی کے اعتبار سے 100% ٹارگٹ پورا کر چکے ہیں**

علاقہ لاہور

- **علاقہ جات جو ادائیگی میں 100% اور خریداری میں 60% کا ٹارگٹ پورا کر چکے ہیں**

میرپورخاص۔خیبرپختونخواہ

- **علاقہ جات جو صرف خریداری کے اعتبار سے 60% کا ٹارگٹ حاصل کر چکے ہیں**

آزادکشمیر۔راولپنڈی۔سکھر۔نواب شاہ

کارگزاری اضلاع

- **مثالی اضلاع جو خریداری اور ادائیگی میں 100% کا ٹارگٹ پورا کر چکے ہیں**

کراچی۔لاہور۔میانوالی۔سانگھڑ

- **اضلاع جو ادائیگی میں 100% اور خریداری میں 60% کا ٹارگٹ پورا کر چکے ہیں**

پشاور۔بہاولنگر۔رحیم یارخان۔حیدرآباد۔خیرپور۔لاڑکانہ۔ساہیوال۔میرپورخاص۔اسلام آباد۔عمرکوٹ۔ملتان

- **اضلاع جو صرف خریداری میں 60% کا ٹارگٹ پورا کر سکے ہیں**

میرپور آزادکشمیر 94%	سکھر 76%	مظفرگڑھ 69%
راولپنڈی 82%	راجن پور 67%	نوشہروفیروز 61%

- **اضلاع جو صرف ادائیگی 100% کر چکے ہیں**

مظفرآباد آزادکشمیر۔مردان۔ہزارہ۔اٹک،کوئٹہ۔ٹھٹھہ۔اوکاڑہ۔قصور،مٹھی۔بدین

قیادت اشاعت کے تحت نائب ناظمین اشاعت علاقہ واضلاع کا

پہلا ریفریشر کورس منعقدہ 27 مئی 2014ء

محترم حافظ مظفر احمد صاحب مہمان خصوصی وصدر مجلس انصار اللہ پاکستان صدارت کرتے ہوئے
جبکہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت ہدایات دیتے ہوئے

سامعین ریفریشر کورس

اراکین اشاعت کمیٹی 2014ء صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہمراہ

اراکین مجلس ادارت ماہنامہ انصاراللہ 2014ء صدر مجلس انصاراللہ کے ہمراہ

کارکنان دفتر قیادت اشاعت صدر مجلس انصاراللہ کے ہمراہ

کارگزاری مجالس

❁ مثالی مجالس۔جوخریداری اور ادائیگی کے لحاظ سے 100% ٹارگٹ پورا کرچکی ہیں

لاہور دارالسلام۔بیت الاحد۔بھاٹی گیٹ۔ٹاؤن شپ۔شمالی چھاؤنی۔جوہرٹاؤن۔دہلی گیٹ۔کیولری گراؤنڈ۔نشاط کالونی۔گلبرگ۔سلطان پورہ۔کوٹ لکھپت۔مغل پورہ۔بیت النور۔گرین ٹاؤن۔فیصل ٹاؤن۔واپڈا ٹاؤن۔گلشن پارک والٹن ڈیفنس۔طاہر بلاک ڈیفنس۔مسرور بلاک ڈیفنس۔ناصر بلاک ڈیفنس۔الطاف پارک۔کینال بنک۔جنوبی چھاؤنی۔پنجاب گورنمنٹ سوسائٹی **کراچی** النور۔اورنگی ٹاؤن۔ڈیفنس سوسائٹی۔بحریہ سوسائٹی۔ بلدیہ ٹاؤن۔تیموریہ۔ڈرگ روڈ۔ڈرگ کالونی۔صدر۔عزیز آباد۔کلفٹن۔گلشن اقبال شرقی۔گلشن اقبال غربی۔گلستان جوہر جنوبی۔گلشن جوہر شمالی۔گلشن جامی۔گلشن حدید۔مارٹن روڈ۔ماڈل کالونی محمود آباد۔نارتھ۔کورنگی کریک۔ہاؤسنگ سوسائٹی۔رفاہِ عام سوسائٹی۔گلزار ہجری۔**فیصل آباد** دارالفضل۔فضل عمر۔کریم نگر۔دارالذکر۔دارالنور۔دارالحمد **اسلام آباد** شرقی اسلام آباد وسطی۔شمالی۔مارگلہ ٹاؤن۔**راولپنڈی** پشاور روڈ۔

❁ مجالس جو ادائیگی میں 100% اور خریداری میں 60% کا ٹارگٹ پورا کرچکی ہیں

لاہور سمن آباد۔بیت التوحید۔دارالذکر۔فیکٹری ایریا۔شاہدرہ ٹاؤن۔شالامار ٹاؤن۔گلشن راوی۔رچنا ٹاؤن۔ سبزہ زار۔**کراچی** کورنگی۔گلشن عمیر۔لانڈھی۔ناظم آباد۔گجرات شہر۔گوجرانوالہ شرقی۔گوجرانوالہ غربی۔پشاور شہر۔پشاور چھاؤنی۔پشاور حیات آباد۔**اسلام آباد** غربی۔جنوبی۔GHS۔**حیدر آباد** شہر۔لطیف آباد۔بشیر آباد۔ساہیوال شہر۔سرگودھا شہر۔عمرکوٹ کنری۔ملتان غربی۔میرپورخاص نور۔میرپورخاص بلال۔**راولپنڈی** ایوان توحید۔مغل آباد۔واہ کینٹ۔اوکاڑہ شہر۔بہاولپور شہر۔سیالکوٹ شہر

❁ مجالس جو صرف خریداری کے اعتبار سے 60% کا ٹارگٹ پورا کرسکی ہیں

راولپنڈی النور۔صدر۔بیت الحمد۔

❁ ایسی مجالس جو صرف ادائیگی 100% کرسکی ہیں

لاہور سرو بہ گارڈن۔کراچی گلشن سرسید۔جھنگ بیت الحمد۔ڈیرہ غازی خان شہر۔رحیم یار خان۔سیالکوٹ چونڈہ۔شیخوپورہ ہاؤسنگ کالونی۔شیخوپورہ منڈی مریدکے۔نارووال ڈیریانوالہ۔نارووال شہر۔نارووال بدوملہی۔ننکانہ بھوڑو 18۔فیصل آباد جڑانوالہ شہر۔فیصل آباد ولاٹھیانوالہ۔فیصل آباد گھسیٹ پورہ۔گجرات کھاریاں۔گجرات چک سکندر۔ملتان شرقی۔گلگت بلتستان

فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

حیات طیبہ کے وارث

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''خدا کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اور اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں...... سچا (دین) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو'' (ملفوظات جلد 1 صفحہ 364)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلے امسال حسب معمول میٹرک اور ایف اے کے امتحانات کے بعد ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ (وکیل التعلیم تحریک جدید)

تمام خریدران کو نیا سال مبارک ہو!

رسالہ ماہنامہ انصاراللہ اور کتب مجلس انصاراللہ کا سابقہ بقایا اور نئے سال 2015ء کے واجبات مجلس شوریٰ انصاراللہ کے فیصلہ کے مطابق پہلے ادا کرنے ہیں۔ براہ کرم اپنے بقایا جات اور واجبات کی اولین فرصت میں ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر مجلس انصاراللہ پاکستان)

آڈیوز کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 57 کتب کی آڈیوز دستیاب ہیں۔ یہ آڈیوز USB اور میموری کارڈ میں مہیا کی جا سکتی ہیں۔ **USB 16GB Rs:1100**۔ ان آڈیوز کو آپ ذاتی میموری کارڈ یا USB میں فری بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ فون نمبر 0336-7416116۔ (شعبہ سمعی بصری مجلس انصاراللہ پاکستان)

اطلاع برائے انصار

مجلس انصاراللہ پاکستان کے اس خصوصی سال میں قیادت تعلیم کے تحت انصار کے مابین ہر سہ ماہی میں مقابلہ مضمون نویسی ہو گا۔ پہلی سہ ماہی کا عنوان **''مجلس انصاراللہ کے اغراض و مقاصد''** مقرر کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ انصار کو شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔ مرکز میں مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ **30/مارچ 2015ء** مقرر کی گئی ہے۔ جزاکم اللہ

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

مجالس انصاراللہ کی مساعی

قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

ریفریشر کورسز، میٹنگز، اجلاسات واجتماعات

18/اکتوبر مجلس انصاراللہ ایوانِ توحید راولپنڈی کا دو روزہ سالانہ اجتماع زیرصدارت مکرم بریگیڈئیر منوراحمد صاحب نائب امیر و ناظم اعلیٰ انصاراللہ منعقد ہوا۔ حاضری 121 رہی۔

9/نومبر مجلس کورنگی کالونی کراچی کے زیرِاہتمام سالانہ تربیتی اجتماع کا انعقاد ہوا۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ کراچی اور مکرم امیر صاحب ضلع کراچی نے شمولیت کی۔ حاضری انصار 64، خدام 16 اور اطفال 16 رہی۔

9/نومبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع سرگودھا کے زیرِاہتمام نیوسول لائن میں زعما مجالس کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔ حاضری 45 رہی۔

28/نومبر حلقہ ادرحماں ضلع سرگودھا کی 4 مجالس کا ایک روزہ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم خواجہ مظفراحمد صاحب قائد عمومی اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین نے شمولیت کی۔ حاضری 162 انصار رہی۔

12/دسمبر سرگودھا شہر اور حلقہ کینٹ کی 5 مجالس کا سرگودھا شہر میں اجتماع منعقد ہوا مکرم خواجہ مظفراحمد صاحب اور مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شمولیت کی۔ حاضری 180 رہی۔

12/دسمبر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیرِاہتمام سہ سالہ نومبائعین کی ایک روزہ کلاس منعقد ہوئی جس میں 12 محلہ جات سے 22 نومبائعین اور 4 نگران شامل ہوئے۔

13/دسمبر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات علمی ریلی منعقد ہوئی۔ مکرم خواجہ مظفراحمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔

ماہ دسمبر مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناظم اعلیٰ انصاراللہ علاقہ لاہور نے جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر قادیان میں اراکین مجلس عاملہ علاقہ کی میٹنگ کا انتظام کیا، مکرم حافظ مظفراحمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔ حاضری 10 اراکین عاملہ اور 3 قائدین کرام رہی۔

12/دسمبر مجلس انصاراللہ بیت التوحید اور سبزہ زار لاہور کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا مکرم خواجہ مظفراحمد صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔ حاضری 106 رہی۔

14/دسمبر مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور کے زیرِاہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت اور

مکرم مظفر احمد درانی صاحب معاون صدر نے شمولیت کی۔

14 ردسمبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ علاقہ ملتان نے سالانہ اجتماع کا انعقاد کیا۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب قائد ایثار نے شمولیت کی۔ حاضری 182 رہی۔

14 ردسمبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع حیدرآباد کے زیر اہتمام ایک روزہ سالانہ تربیتی اجتماع منعقد کیا گیا، مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے شمولیت کی۔ حاضری 242 رہی۔

7 ردسمبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع ساہیوال کا اجتماع منعقد ہوا۔ کل حاضری 161 رہی۔

14 ردسمبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ علاقہ ملتان کے زیر اہتمام سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔

23 رنومبر مجلس انصاراللہ حافظ آباد کے زیر اہتمام کلاس داعیان کا انعقاد ہوا۔ مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے خطاب کیا۔ حاضری 95 رہی۔

میڈیکل کیمپس و خدمت خلق (ایثار)

ماہ نومبر مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 4 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 1550 مریضوں کو ادویات دی گئیں اس کے علاوہ ایک لاوارث شخص کی آنکھ کا اپریشن مبلغ 8000 روپے میں کروایا گیا۔

ماہ نومبر مجلس انصاراللہ واپڈا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام 4 میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا جن میں مجموعی طور پر 128 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ نومبر مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور کے زیر اہتمام 3 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں مجموعی طور پر 6 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ دسمبر مجلس انصاراللہ دارالسلام لاہور کے زیر اہتمام 2 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 70 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ نومبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام 2 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 292 مریضوں کا علاج کیا گیا۔

23 رنومبر مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا، 22 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

23 رنومبر مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور کے زیر اہتمام میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا، 80 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ نومبر مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام 2 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں 750 مریضوں کو ادویات دی گئیں، 69100 روپے سے غرباء کی بصورت راشن مدد کی گئی اور 39 مستحقین کو سوٹ دیئے گئے۔

ماہ نومبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے زیر اہتمام 7 مجالس نے 20455 روپے مستحقین کی مالی مدد کی، 3 مجالس نے میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 591 مریضوں کو ادویات دیں۔

ماہ دسمبر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ دارالنصر وسطی نے تین میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 141 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقار عمل

16 اور 30 نومبر مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام 2 اجتماعی وقار عمل کیے گئے جن میں 63 انصار نے حصہ لیا۔

16 نومبر مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی کے 15 انصار، 13 اطفال اور 2 ناصرات نے ضلعی اہتمام کے ذریعہ ہونے والے وقار عمل میں حصہ لیا۔

16 نومبر مجلس انصاراللہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی نے ضلعی انتظام کے تحت ہونے والے وقار عمل میں حصہ لیا۔ حاضری 15 رہی۔

16 نومبر مجلس انصاراللہ کورنگی کالونی کراچی نے ضلعی انتظام کے تحت ہونے والے وقار عمل میں حصہ لیا، حاضری 17 رہی۔

23 نومبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع لاہور کے زیر اہتمام 11 مقامات پر اجتماعی وقار عمل کا پروگرام منایا گیا۔ جن میں 41 مجالس کے 280 انصار نے حصہ لیا۔

16 نومبر مجلس انصاراللہ بیت التوحید لاہور کے تحت وقار عمل کیا گیا۔ 36 انصار نے حصہ لیا۔

30 نومبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام وقار عمل کا پروگرام منایا گیا، 8 انصار، 7 خدام اور 8 اطفال نے حصہ لیا۔

23 نومبر مجلس انصاراللہ گلشن پارک لاہور کے زیر اہتمام وقار عمل کا پروگرام منعقد کیا گیا جس میں 4 مجالس کے 27 انصار نے حصہ لیا۔

ذہانت و صحت جسمانی

7 نومبر مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام پکنک پروگرام منعقد ہوا، ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ حاضری 25 رہی۔

16 نومبر مجلس انصاراللہ دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ 22 انصار نے حصہ لیا۔

16 نومبر مجلس انصاراللہ ماڈل کالونی کراچی کے 8 انصار نے ہل پارک میں ضلعی انتظام کے تحت ہونے والے ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

16 نومبر نظامت اعلیٰ انصاراللہ ضلع اسلام آباد کا پکنک پروگرام منعقد ہوا، 43 انصار نے حصہ لیا۔

16 نومبر مجلس انصاراللہ بیت التوحید لاہور کے زیر اہتمام پکنک پروگرام منایا گیا، فضائی آلودگی پر لیکچر بھی دیا گیا۔ حاضری 42 رہی۔

23 نومبر مجلس انصاراللہ بیت الاحد لاہور کے زیر اہتمام سیر و پکنک کا پروگرام منایا گیا، 14 انصار نے شرکت کی۔

23 نومبر مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور کے زیر اہتمام سیر کا پروگرام منعقد کیا گیا، 7 انصار نے شرکت کی۔

30 نومبر مجلس انصاراللہ رچنا ٹاؤن لاہور کے زیر اہتمام پکنک و کلوجمیعا کے پروگرام منعقد ہوئے۔ 16 انصار نے شرکت کی۔

10 دسمبر مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام سالانہ تقریب تقسیم انعامات سپورٹس ریلی کا انعقاد کیا گیا، جس میں مکرم عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی مجلس انصاراللہ پاکستان نے شرکت کی۔

ڈائمنڈ جوبلی مجلس انصار اللہ اور عبادات و دعاؤں کا رُوحانی پروگرام

حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، ہر جمعرات نفلی روزہ رکھیں۔ انفرادی طور پر نمازِ تہجد اور جماعتی ترقی کیلئے دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ جہاں ممکن ہو جمعہ کو نمازِ تہجد باجماعت کا اہتمام کیا جائے۔ نیز دو نفل روزانہ ادا کر کے غلبہ دین اور اپنی حفاظت کیلئے دعائیں کریں۔ نیز خاص طور پر ان دعاؤں کا کثرت سے وِرد کریں جن کی تحریک جماعت کی جوبلی اور خلافت جوبلی کے موقع پر خلفاء سلسلہ نے فرمائی۔ جن کا ذکر ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 30 رمئی 2014ء میں کرتے ہوئے ان میں مزید تین دعاؤں کا اضافہ فرمایا۔

- سورۃ فاتحہ۔ اس کو بہت زیادہ پڑھنا چاہیئے۔
- دُرود شریف۔ جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں اس کا بہت زیادہ وِرد کریں۔
- سُبُحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبُحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 25)
  اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ! رحمتیں بھیج محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر
- رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ھَدَیۡتَنَا وَھَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَھَّابُ(آل عمران:9)
  اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔
- رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ (البقرہ:251)
  اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
- اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجۡعَلُکَ فِیۡ نُحُوۡرِھِمۡ وَ نَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شُرُوۡرِھِمۡ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب مایقول الرجل اذا خاف قومًا)
  اے اللہ! ہم تجھے ان کے سینوں میں ڈالتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں۔
- اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ
  میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں جو میرا رب ہے، ہر گناہ سے اور میں اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے رجوع کرتا ہوں۔
- رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 556)
  اے میرے خدا! ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے خدا! شریر کی شرارت سے مجھے نگاہ میں رکھ اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر۔
- رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا ذُنُوۡبَنَا وَ اِسۡرَافَنَا فِیۡ اَمۡرِنَا وَ ثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ (آل عمران:148)
  اے ہمارے رب! ہمارے قصور یعنی کوتاہیاں اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر۔
- یَا رَبِّ فَاسۡمَعۡ دُعَآئِیۡ وَ مَزِّقۡ اَعۡدَآئَکَ وَ اَعۡدَآئِیۡ وَاَنۡجِزۡ وَعۡدَکَ وَانۡصُرۡ عَبۡدَکَ وَ اَرِنَا اَیَّامَکَ وَ شَھِّرۡلَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرۡ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ شَرِیۡرًا (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 426)

اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ آمین

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 20رجون 2014ء)

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf

Monthly

ANSARULLAH

Regd #: FR - 8

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

February 2015 - Rabi ul Sani / Jamadi ul Awal 1436 / Sullah 1394

مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان 2014ء صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہمراہ

کارکنان مجلس انصاراللہ پاکستان 2014ء صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کے ہمراہ